سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2014

جمعتہ المبارک،26۔دسمبر2014
(یوم الجمع،3۔ربیع الاوّل1436ھ)

سولھویں اسمبلی: گیارہواں اجلاس
جلد 11: شمارہ 12

811

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26۔دسمبر 2014

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوالات

(محکمہ ہائر ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

ایک وزیر گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث کے لئے ایوان میں تحریک پیش کریں گے۔

813

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا گیارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک،26۔دسمبر2014

(یوم الجمع،3۔ربیع الاوّل1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 9بج کر47منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باالله من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿٩﴾ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٠﴾
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاۗءٌ مِّنْ نِّسَاۗءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ
وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿١١﴾

سُوْرَۃُ الحُجرَات آیات9 تا11

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرادو۔اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے پس جب وہ رجوع لائے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9) مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے(10) مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ اُن سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ اُن سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں(11)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بن کے خیرالوریٰ آ گئے مصطفیٰ
ہم گنہگاروں کی بہتری کے لئے
اک طرف بخششیں اک طرف جنتیں
کیسے انعام ہیں امتی کے لئے
ہلکے ہلکے جو دل کو سرور آئے ہیں
بزم میں کملی والے ضرور آئے ہیں
تو ہاتھ پھیلاؤں کشکول لے کے سبھی
بٹ رہے ہیں کرم ہر کسی کے لئے
چین سے زندگانی گزر جائے گی
بے کسی خود ہی موت اپنی مر جائے گی
اے شفیع امم اپنا دے دے جو غم
یہ ہے کافی میری زندگی کے لئے

سوالات
(محکمہ ہائر ایجوکیشن)
نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 2135 میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2677 محترمہ نبیلہ حاکم علی خان صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1783 جناب احمد خان بھچر صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2013 قاضی عدنان فرید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2037 چودھری اشرف علی انصاری صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن اس سوال کا جواب نہیں آیا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کیا اس کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب آچکا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: اس کا جواب print نہیں ہوا۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2084 سردار شہاب الدین خان صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2175 جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2420 ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2421 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا ہے۔۔۔ اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2627 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2886 بھی محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3189 جناب محمد آصف

باجوہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3191 بھی جناب محمد آصف باجوہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3193 میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3194 بھی میاں خرم جہانگیر وٹو صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3209 چودھری فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی فیصل فاروق چیمہ صاحب کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 3210 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب فیصل فاروق چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: سرگودھا یونیورسٹی کے طلباء کے لئے بس کی سہولت کی فراہمی

*3210: **چودھری فیصل فاروق چیمہ:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی ضلع سرگودھا میں کافی دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء کے لئے یونیورسٹی کی ٹرانسپورٹ موجود ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل 111، چک 46 جنوبی اور ان کے مضافات کے چکوک سرگودھا شہر سے کافی فاصلہ پر ہیں جبکہ ان طلباء کے آنے جانے کے لئے کوئی مناسب سہولت میسر نہ ہے؟

(ج) کیا سرگودھا یونیورسٹی کی انتظامیہ ان طلباء کے لئے بس سروس مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا میں 2007 میں دو بسیں لی گئیں اس وقت یونیورسٹی میں طلباء کی تعداد تقریباً سات ہزار تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ٹرانسپورٹ کی ضرورت بڑھتی گئی اس وقت یونیورسٹی کے پاس اکیس بسیں ہیں جبکہ طلباء کی تعداد 27000 تک پہنچ چکی ہے جن کے لئے یہ بسیں ناکافی ہیں۔ مناسب تعداد میں بسیں ملنے کی صورت میں مزید طلباء کو

ٹرانسپورٹ مہیا کی جا سکتی ہے۔ سردست حکومت پنجاب پانچ سے چھ بسیں مہیا کر دے تو صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے۔

(ب) یونیورسٹی ایک وسیع علاقے کے طلباء کی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ موجودہ بسیں دور دراز علاقوں سے طلباء و طالبات کو لانے کے لئے ناکافی ہیں۔ اس مسئلہ کے حل کے لئے حکومت پنجاب کی مدد درکار ہے۔ ان علاقوں کے طلباء پرائیویٹ ٹرانسپورٹ استعمال کرتے ہیں۔

(ج) اندریں حالات ایسا ممکن نہیں ہے تاہم حکومت پنجاب کے تعاون سے دور کے چکوک کو سہولت مہیا کی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی ضلع سرگودھا میں کافی دور دراز علاقوں سے آنے والے طلباء کے لئے یونیورسٹی کی ٹرانسپورٹ موجود ہے اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ ٹرانسپورٹ تو موجود ہے مگر بسوں کی تعداد کم ہے اگر حکومت 5/6 بسیں مہیا کر دے تو صورتحال میں بہتری آ سکتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت ادارے کو بسیں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): شکریہ۔ جناب سپیکر! یونیورسٹیوں کو حکومت کا بسیں فراہم کرنے کا منصوبہ بالکل ہے لیکن وہ HEC کے under آتا ہے۔ HEC کا بل قائمہ کمیٹی سے پاس ہو چکا ہے اور اب پنجاب اسمبلی میں جلد ہی پیش کیا جائے گا۔ HEC پنجاب یونیورسٹیوں کو گرانٹ فراہم کرے گا جس کے تحت یونیورسٹیوں کی تمام missing facilities یا ضروریات کو اس فنڈ سے پورا کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 3247 چوہدری افتخار حسین چھچھر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3275 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3344 ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اگلا سوال نمبر 3348 محترمہ ثمینہ نور صاحبہ کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ شمیلہ اسلم صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 3381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وہاڑی: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز میں فرنیچر کی تفصیلات

*3381: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج فار بوائز وہاڑی میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کتنی ہے، کلاس وار تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شہر کے سب سے بڑے کالج میں فرنیچر کی کمی کی وجہ سے اکثر طلباء کھڑکیوں میں بیٹھ کر اور دروازوں میں کھڑے ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کالج کو فرنیچر مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ فار بوائز وہاڑی میں طلباء کی تعداد کی کلاس وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام کلاس	تعداد
1	انٹر میڈیٹ پارٹ۔I	1360
2	انٹر میڈیٹ پارٹ۔II	1002
3	بی اے/بی ایس سی پارٹ۔I	322
4	بی اے/بی ایس سی پارٹ۔II	404
5	ایم اے پارٹ۔I	26
6	ایم اے پارٹ۔II	35
	کل تعداد	3149

(ب) بنیادی طور پر کالج میں فرنیچر کی کمی نہ ہے۔کالج میں کل 29 کلاس رومز، 5 لیبارٹریز، ایک لائبریری اور ایک ہال ہے جن میں گنجائش کے مطابق فرنیچر موجود ہے۔تاہم سال 2010 میں ایم اے بلاک کے چار کلاس رومز، ایک لائبریری اور دو سٹاف رومز ضلعی حکومت نے

تعمیر کئے تھے جن کے لئے فرنیچر مہیا نہ کیا گیا تھا۔اس وقت 200 کرسیوں کی ضرورت ہے علاوہ ازیں طلباء بعض اوقات کسی پاپولر ٹیچر کی کلاس میں کمرے کی گنجائش سے زیادہ چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔عام طور پر طلباء کرسیوں اور بنچوں پر بیٹھ کر ہی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

(ج) اگلے مالی سال 15-2014 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ایک block allocation کو شامل کیا ہے جس میں صوبہ بھر کے کالجز کو مرحلہ وار فرنیچر فراہم کیا جائے اور ضلع وہاڑی کے کالجز کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ شہر کے سب سے بڑے کالج میں فرنیچر کی کمی کی وجہ سے اکثر طلباء کھڑکیوں میں بیٹھ کر اور دروازوں میں کھڑے ہو کر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ گنجائش کے مطابق فرنیچر موجود ہے۔ میرے حساب سے جواب بالکل غلط ہے کیونکہ میرا اپنا بیٹا اسی کالج میں زیر تعلیم ہے جو عموماً کھڑکی میں بیٹھ کر یا دروازے میں کھڑے ہو کر اپنا لیکچر لیتا ہے تو میں چاہوں گی کہ اس کالج میں مطلوبہ فرنیچر فراہم کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا ہے کہ البتہ جو ایم اے کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اس میں فرنیچر کی کمی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ یہ فرنیچر کی کمی کب تک پوری کی جائے گی اور حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے کہ پورے کالج کو فرنیچر مہیا کر سکے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک سمری وزیر اعلیٰ پنجاب کو 2014-11-21 کو move کی گئی ہے جس میں تمام missing facilities کے لئے demand کی گئی ہے اور یہ تقریباً 5۔ارب روپے کا missing facilities کا منصوبہ ہے جو phases میں مکمل کیا جائے گا تو اس کالج میں فرنیچر کی کمی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے پوری کی جائے گی اور پنجاب میں جتنے بھی کالجز ہیں جہاں پر بچے نیچے بیٹھ کر پڑھ رہے ہیں تو ہماری کوشش ہے کہ جون سے پہلے پہلے انہیں فرنیچر فراہم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر3402جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)کا ہے ان کی طرف سے requestآئی ہے تو اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔کسی اخبار نےto troubleلکھ دیا ہے حالانکہ میں نے ان کے حلقے کا نمبر222کی مناسبت سے انہیں کہا تھا اور میرا خیال ہے کہ کہیں یہmisprintہو گیا ہے۔انہوں نے کہا ہے کہ مجھےto troubleکہتے ہیں۔میں انہیںto troubleنہیں کہتا بلکہ triple twoکہتا ہوں جو کہ ان کے حلقے کا نمبر ہے۔اگلا سوال نمبر3411جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کوof disposeکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3412بھی جناب جعفر علی ہوچہ صاحب کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھیof disposeکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3434جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3435بھی جناب احمد علی خان دریشک صاحب کا ہے اس سوال کو بھیpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3448میاں طاہر صاحب کا ہے اور ان کی طرف سےrequestآئی ہے لہذا اس سوال کوpendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر3449بھی میاں طاہر صاحب کا ہے اس سوال کو بھی pendingکیا جاتا ہے۔اگلا سوال جناب محمد انیس قریشی صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر!سوال نمبر3497ہے،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد انیس قریشی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی،جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں پرائیویٹ یونیورسٹیوں کی تفصیلات

*3497:جناب محمد انیس قریشی:کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں کتنی پرائیویٹ یونیورسٹیوں کو کن کن شہروں میں operateکرنے کی اجازت دی گئی ہے؟

(ب) ایسی یونیورسٹیوں کو پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ یا دیگر سرکاری یونیورسٹیوں کے ساتھ الحاق کرنے کا کیا طریقہ ہے،اس کی کیا ریکوائرمنٹ ہیں؟

(ج) ایسی یونیورسٹیوں کو ڈگریاں جاری کرنے کا اختیار کس قانون کے تحت دیا گیا ہے؟

(د) کیا ایسی ڈگریوں کی کوئی قانونی حیثیت ہے،کیا کچھ یونیورسٹیاں بیرونی ڈگریاں ملک کے اندر دینے کی مجاز ہیں؟

(ہ) کیاایسی یونیورسٹیاں من مانی فیس چارج کر سکتی ہیں؟

(و) ایسے اداروں کو کھولنے کی اجازت کون سا محکمہ دیتا ہے، کیاان کو کنٹرول کرنے کا کوئی میکنزم ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) پنجاب میں کل 23 پرائیویٹ اداروں اور یونیورسٹیز کو کام کرنے کی اجازت دی گئی ہے جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ لاہور سکول آف اکنامکس، لاہور
2۔ یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیاء، لاہور
3۔ یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب، لاہور
4۔ یونیورسٹی آف لاہور، لاہور
5۔ دی ہجویری یونیورسٹی، لاہور
6۔ دی یونیورسٹی آف فیصل آباد، فیصل آباد
7۔ یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی، لاہور
8۔ گفٹ یونیورسٹی، گوجرانوالہ
9۔ فارمین کرسچین کالج، لاہور
10۔ بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، لاہور
11۔ منہاج یونیورسٹی، لاہور
12۔ یونیورسٹی آف واہ کینٹ، واہ کینٹ
13۔ ہائی ٹیک یونیورسٹی، ٹیکسلا
14۔ لاہور لیڈز یونیورسٹی، لاہور
15۔ قرشی یونیورسٹی، مریدکے
16۔ لاہور گیریژن یونیورسٹی، لاہور
17۔ انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ سائنسز، لاہور
18۔ نیشنل کالج آف بزنس ایڈمنسٹریشن اینڈ اکنامکس، لاہور
19۔ سپیریئر کالج، لاہور
20۔ ایمپیریل کالج، لاہور
21۔ علی انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن، لاہور
22۔ انسٹیٹیوٹ آف سدرن پنجاب، ملتان
23۔ گلوبل انسٹیٹیوٹ، لاہور

(ب) مندرجہ بالا تمام یونیورسٹیز خودمختار ہیں لہذا یہ اپنی ڈگری جاری کرتی ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا یونیورسٹیز/اداروں کو یہ اختیار پنجاب اسمبلی کے ذریعے ایکٹ پاس کر کے دیا گیا ہے۔

(د) ان اداروں کی ڈگریاں HEC سے منظور شدہ ہیں۔ مزید برآں یونیورسٹی linkages پروگرام کے تحت یہ یونیورسٹیز مشترکہ ڈگری دے سکتی ہیں۔

(ہ) فیسوں کا تعین ان یونیورسٹیز کا بورڈ آف گورنرز کرتا ہے۔

(و) ایسے تمام اداروں کو کھولنے کی اجازت محکمہ ہائر ایجوکیشن پنجاب دیتا ہے جبکہ ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہائر ایجوکیشن پنجاب تمام معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(الف) میں یونیورسٹیوں کے نام دیئے گئے ہیں تو میرا جز(ب) سے متعلق سوال ہے کہ ان یونیورسٹیوں کا الحاق کن کن اداروں سے ہے اور یونیورسٹیوں کے الحاق کا جو این او سی جاری کیا جاتا ہے، اس کا process کیا ہے کیونکہ انہوں نے یہ بتایا ہے کہ مندرجہ بالا تمام یونیورسٹیاں خود مختار ہیں لہذا یہ اپنی ڈگری جاری کرتی ہیں۔ آیا جب یہ اپنی ڈگری جاری کرتی ہیں تو جن ڈگریوں کے ساتھ ان کا الحاق ہوتا ہے ان کا بھی این او سی اس ڈگری کے ساتھ جاری ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ! جن یونیورسٹیوں کے ساتھ ان کا الحاق ہے وہ انہیں ساتھ ہی این او سی جاری کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یونیورسٹیوں کا چارٹرڈ پنجاب اسمبلی منظور کرتی ہے جس کے تحت یونیورسٹیاں کام کرتی ہیں جو کہ autonomous bodies ہوتی ہیں اور یہ اپنی ڈگری دینے کا اختیار رکھتی ہیں اور ہر یونیورسٹی اپنی ڈگری خود جاری کرتی ہے۔

جناب سپیکر: ان کا سوال صرف یہ ہے کہ جن کے ساتھ ان کا الحاق ہے کیا اس کے ساتھ این او سی وہ بھی جاری کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یونیورسٹیاں autonomous bodies ہوتی ہیں، independent bodies ہوتی ہیں اور اپنی ڈگریاں خود جاری کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی اسمبلی نے ہی autonomous bodies کے ایکٹ میں دیا ہوا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ہ) میں فیسوں کا تعین ان یونیورسٹیوں کا بورڈ آف گورنرز کرتا ہے تو میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جب یونیورسٹی پرائیویٹ طور پر کھلتی ہے اور اس کا الحاق ایک لاء کے تحت کسی یونیورسٹی سے کر دیا جاتا ہے تو آیا ان کا کوئی ایسا لاء جو اپنی پرائیویٹ یونیورسٹی کا ہے تو وہ فیسوں کے معاملے میں تو لاگو نہیں ہوتا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ Universities کا Board of Governor اپنی فیسوں کا تعین کرتا ہے اور جن یونیورسٹیوں کے نام دیئے گئے ہیں ان کا پورا چارٹر ہے جس کے تحت یہ کام کر رہی ہیں ہر یونیورسٹی کا اپنا

Board of Governor ہے جس کے تحت یہ فیسوں کا تعین کرتے ہیں اور جہاں تک آپ نے یونیورسٹی کے چارٹر کی بات کی ہے تو اس کے by laws کی کاپی ہے جس کے تحت اُن کا چارٹر منظور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، باؤاختر صاحب!

باؤاختر علی: جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایسے تمام اداروں کو کھولنے کی اجازت محکمہ ہائرایجوکیشن پنجاب دیتا ہے جبکہ ہائرایجوکیشن کمیشن اور ہائرایجوکیشن پنجاب تمام معاملات کی نگرانی کرتے ہیں۔ ہائرایجوکیشن جو کہ اس کی اجازت بھی دیتا ہے اور جس کے ماتحت یہ پرائیویٹ یونیورسٹیاں کام کرتی ہیں تو کیا ہائرایجوکیشن کا کوئی audit system بھی ہے کہ جس میں ان کا audit بھی کیا جاتا ہے، فیسوں کے معاملات اور تمام اخراجات کی audit report بھی آیا ہائرایجوکیشن کو آتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائرایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہوں گی کہ ہائرایجوکیشن کمیشن ان کو اجازت نہیں دیتا ان کا Bill کمیٹی کے پاس آتا ہے ہائرایجوکیشن کمیشن کی Accreditation Committee ان کا معائنہ کرتی ہے اُس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق جو ایجوکیشن کمیٹی ہے وہ ان کو چارٹر allow کرتی ہے اس کے بعد اسمبلی اس چارٹر کو پاس کرتی ہے اور جہاں تک HEC کا معاملہ ہے تو HEC ابھی تک Federal level پر کام کر رہا تھا اب HEC پنجاب level پر آگیا ہے جس کا Bill کمیٹی نے پاس کر دیا ہے جو کہ اسمبلی میں پیش ہونے والا ہے اُس ہائرایجوکیشن کمیشن کے تحت وہ یونیورسٹی کی quality enhancement جو Universities کو NOCs دیتے ہیں وہ اُس کی Regularity body; development and non-development grants; scholarships; foreign funding; foreign collaborations; degree verifications; degree equations

اور ان کے جتنے بھی معاملات ہیں وہ پھر HEC کے under آجائیں گے جو اس کے تمام معاملات کی دیکھ بھال کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3525 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب امجد علی جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: گورنمنٹ کالج برائے خواتین کے بارے میں تفصیلات

*3525: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طالبات کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) اگر فرنیچر طالبات کی تعداد کے مقابلہ میں کم ہے تو حکومت اس کو طالبات کی تعداد کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کالج مذکورہ بالا میں سائنس لیبز کے لئے سامان کی خریداری کے لئے آخری فنڈز کب فراہم کئے گئے؟

(د) کیا مذکورہ کالج کی اپنی کمپیوٹر لیب موجود ہے اگر موجود ہے تو طالبات سے کمپیوٹر فنڈز فیس کیوں وصول کی جاتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 3,142 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) مذکورہ کالج میں اس وقت طالبات کے لئے 1600 کرسیاں موجود ہیں مزید فرنیچر کے لئے PC-I منظور ہو چکا ہے جس میں پنجاب بھر کے مختلف کالجز کے ساتھ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ بھی شامل ہے اور کالج ہذا کو مزید فرنیچر موجودہ مالی سال میں ہی فراہم کر دیا جائے گا۔

(ج) سائنس لیبز کے سامان کی خریداری کے لئے 07-2006 میں چالیس لاکھ کے فنڈز فراہم کئے گئے۔

(د) اس سال کالج نے اپنی کمپیوٹر لیب قائم کر لی ہے چونکہ یہ لیب کالج فنڈز سے بنائی گئی ہے اس لئے طالبات سے کمپیوٹر فیس وصول کی جا رہی ہے اور اس سے کمپیوٹر ٹیچرز اور ملازمین کی تنخواہیں اور لیب کے دیگر اخراجات پورے کئے جاتے ہیں تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم مرحلہ وار فیس کی کمی پر غور کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس میں میرا ضمنی سوال سب سے پہلے تو یہ ہوگا کہ جو یہاں پر طالبات ہیں 3ہزار 1 سو 42 ان کے لئے ٹیچر کی کتنی تعداد ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے ٹیچر کا الگ سے سوال نہیں کیا اگر کیا ہوتا تو اس کا جواب بھی آ جاتا اس میں صرف طالبات کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس لئے میرا ضمنی سوال ہے جو سوال کئے گئے تھے اُن کے تو جوابات موصول ہیں وہ تو پڑھے بھی جا سکتے ہیں لیکن میرا سوال الگ سے ضمنی ہے کہ teachers کی کتنی تعداد ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان کو کوئی فارمولا ہی بتا دیں آپ کا فارمولا کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ کا آپ نے سوال پوچھا ہے اس میں sanction post 43 ہیں fill 28 ہیں vacant 15 ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کتنی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! گرلز ڈگری کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ میں sanction post 43 ہیں

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے آگے چلیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ ٹیچنگ سٹاف 43 ہے تو میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے سوال یہ ہے کہ 3ہزار 1 سو 42 طالبات کے لئے 43 ٹیچر ہیں تو کیا یہ سمجھتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ ratio کیا رکھی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! students 120 پر at least ایک ٹیچر ہوتا ہے لیکن اس میں بھی جہاں جہاں پر کالجز میں teachers کم ہیں اُن کی SNEs under process ہے اور اُس کمی کو پورا کرنے کے لئے پبلک سروس کمیشن کو انشاءاللہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کچھ عرصہ میں اپنی request بھیج رہا ہے، فنانس ڈیپارٹمنٹ کو authentication کے لئے 21 ہزار ٹیچرز کی request جا چکی ہے اس میں 5ہزار نئے ٹیچر بھرتی ہونے ہیں جس کا process چل رہا ہے وہ انشاءاللہ تعالیٰ جلد مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ابھی دوسرا ہے یا تیسرا ہے،؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! دوسرا ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ 3 ہزار 1 سو 42 طالبات کے لئے 1600 کرسیاں ہیں تو اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ باقی طالبات کو کس طرح سے manage کیا جاتا ہے کہاں اُن کو بٹھایا جاتا ہے اُن کی seating کا کیا arrangement ہے؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے بتایا ہے کہ جہاں جہاں بھی کالجز میں missing facilities ہیں جون 2015 میں انشاء اللہ تعالیٰ اُن کو پورا کر دیں گے 5۔ارب روپیہ یہ فرما رہی ہیں کہ ہم نے اس کے لئے رکھا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ بتا رہی ہیں کہ انہوں نے missing facilities کے لئے نہیں رکھا وہ تو کہہ رہی ہیں کہ ٹیچر کو ہائر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹیچر کے بارے میں نہیں، انہوں نے پہلے بتا دیا ہے آپ اُس وقت نہیں تھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں پوچھا میں تو یہ پوچھ رہی ہوں کہ وہ تو اب جب آپ missing facilities کو پورا کریں گے جبکہ میں موجودہ صورتحال کے حوالے سے سوال کر رہی ہوں کہ اب وہ طالبات کس طرح سے کلاس کو attend کرتی ہیں اُن کا sitting arrangement کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ظاہر ہے یہ فرنیچر کا problem تو ہے۔ بچوں اور بچیوں کے لئے، اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سمری تیار کی گئی ہے جس میں وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف کو request کی ہے کہ وہ 5۔ارب روپیہ HEC کو دیں تاکہ جتنی بھی missing facilities ہیں اُن کو پورا کیا جائے اور اس میں priority فرنیچر کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ جو next academic year ہوگا اُس سے پہلے پہلے ہم کوشش کریں گے کہ پوری ہو جائے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز(ج) سے متعلق ہے کہ 07-2006 میں چالیس لاکھ روپے کے Science Labs funds کی خریداری کے لئے فراہم کر دیئے گئے تھے تو کیا Science Labs مکمل ہو گئی ہیں وہاں جو خریداری تھی وہ ہو چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل Science Labs مکمل ہو چکی ہیں اور وہاں پر سائنس کی کلاسز جاری ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرے حساب سے تو وہاں پر سائنس کی کلاسز پہلے بھی جاری تھیں لیکن جو lab کی ضروریات ہیں وہاں پر lab کی چیزیں ہی پوری نہیں تھیں اور میرا جز(د) کے حوالے سے آخری سوال ہے کہ Computer Lab کے بارے میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ lab کالج کے funds سے بنائی گئی ہے جبکہ وزیراعلیٰ نے تمام سکولوں اور کالجوں میں Computer Labs کا اجراء کیا تھا اور پنجاب کے جتنے بھی سکول و کالجز تھے وہاں پر یہ facilities دی گئی تھیں میرا سوال یہ ہے کہ کالج نے یہ اپنے خرچے پر کیوں بنائی اور طالبات سے جو فیس وصول کی جا رہی ہے وہ کتنی فیس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو College Labs کا سلسلہ ہے وہ اس سال بجٹ میں funds allocate کئے گئے تھے جس میں تمام کالجز میں College Lab بنائی جائے گی اور مرحلہ وار گورنمنٹ تمام کالجز کو labs فراہم کر رہی ہے اور اس سے پہلے جن کالجز نے اپنے funds سے labs بنائی تھیں اُن کے چونکہ different expenses ہیں اُس کو پورا کرنے کے لئے طالبات سے فیس وصول کی جاتی تھی جو کہ around five hundred per month ہے لیکن اب گورنمنٹ آہستہ آہستہ مرحلہ وار تمام کالجز کو سرکاری labs کی سہولت دے رہی ہے جس کے بعد یہ والا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 3526 جناب امجد علی جاوید صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3575 ہے، جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب امجد علی جاوید کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ میں بنیادی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*3575: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ (ضلع گجرات) میں کون کون سی missing facilities ہیں؟

(ب) حکومت اس کالج کی تمام missing facilities کو پورا کرنے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج ڈنگہ ضلع گجرات میں مندرجہ ذیل missing facilities ہیں۔

1۔ کلاس رومز کے لئے 500 کرسیاں

2 10,000 گیلن واٹر ٹینک

3۔ ڈگری بلاک

4۔ کھیل کا میدان

5۔ گرلز ہاسٹل اور رہائشی ایریا کی چار دیواری

(ب) کالج ہذا کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی مالیت 93.620 ملین روپے ہے اس منصوبے کے PC-I مندرجہ بالا missing facilities کو شامل کر لیا گیا ہے جسے جلد ہی وزیر اعلیٰ پنجاب سے رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں جواب دیا گیا ہے کہ کالج ہذا کے لئے ایک ترقیاتی منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کی مالیت 93.620 ملین روپے ہے۔ اس منصوبے کے PC-1 میں مندرجہ بالا missing facilities کو شامل کر لیا گیا ہے جسے جلد ہی وزیر اعلیٰ پنجاب سے رقم کی فراہمی کی منظوری کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وہ کوئی time period دے سکتی ہیں کہ اس کالج میں کب تک missing facilities کو پورا کر دیا جائے گا؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے پہلے بتا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ 21۔نومبر 2014 کو سمری چیف منسٹر صاحب کے پاس جا چکی ہے regarding all the missing facilities وہاں سے جب وہ واپس آ جائے گی تو انشاء اللہ مرحلہ وار تمام کالجوں کی missing facilities کو پورا کیا جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں جو missing facilities ہیں ان میں ایک واٹر ٹینک کا ذکر ہے، کھیل کا میدان ہے اور سب سے اہم بات گرلز ہاسٹل اور رہائشی ایریا کی چار دیواری کا ذکر ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گرلز ہاسٹل اور رہائشی ایریا کی ابھی تک چار دیواری نہیں ہے تو وہاں طالبات کس طرح رہ رہی ہیں، ان کی سکیورٹی کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ missing facilities additional ہیں یہ تعمیر ہو گی۔ جب اس کی تعمیر ہو جائے گی تو پھر اس میں وہ طالبات رہائش پذیر ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: ابھی تعمیر ہو رہی ہے بقول ان کے۔ اگلا سوال بھی میاں طارق محمود کا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3576 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے میاں طارق محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گجرات: گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈنگہ سے متعلقہ تفصیلات

*3576: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات کب قائم ہوا تھا؟

(ب) جب یہ کالج بنایا گیا تو اس کا PC-I بنایا گیا تھا۔ اس کے PC-I کی منظوری کس نے دی تھی، اس کے PC-I میں کیا کیا شامل تھا؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس کالج میں فرنیچر کی کمی ہے اس میں کمپیوٹر لیب، سائنس لیب نہ ہے اور اس کی چار دیواری بھی نامکمل اور گری ہوئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس کالج کی درج بالا missing facilities پوری کرنے اور اس کالج میں جو سائنس سٹاف و لیکچرار وغیرہ کی اسامیاں خالی ہیں وہ پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات 2004 میں قائم ہوا تھا۔

(ب) PC-I کی منظوری اس وقت کے ضلع ناظم نے دی تھی جس میں عمارت کے لئے 18.921 ملین روپے اور دیگر سامان کے لئے 0.942 ملین روپے شامل تھے۔

(ج) جی ہاں! کالج میں فرنیچر کی کمی ہے کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب نہ ہے اور کالج کی چار دیواری کا کچھ حصہ گرا ہوا ہے۔

(د) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے مذکورہ کالج میں فرنیچر کی فراہمی کے لئے 3.414 ملین روپے فراہم کر دیئے ہیں جس کی خریداری کا عمل اس سال کے اختتام تک مکمل کر لیا جائے گا۔ بقیہ ماندہ missing facilities کے لئے محکمہ نے تخمینہ لگانے کی ہدایات جاری کر دی ہیں ضروری قانونی کارروائی کے بعد ان missing facilities کی فراہمی کو اگلے مالی سال میں یقینی بنایا جائے گا مزید برآں یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبہ بھر کے کالجز کے اساتذہ کی خالی اسامیوں کو CTIs کے ذریعے پُر کر لیتا ہے تاکہ طلباء وطالبات کی تعلیمی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ تاہم محکمہ اعلیٰ تعلیم اساتذہ کی خالی اسامیاں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر کرنے کے لئے اعداد و شمار اکٹھے کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی اسے مرحلہ وار کمیشن کو ارسال کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جن missing facilities کا ذکر ہے ان میں سائنس لیب اور کالج کی چار دیواری ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ نے جب تمام کالجوں

میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب وغیرہ کی facilities بالخصوص کمپیوٹر لیب کے لئے facilities دی تھیں تو اس کالج میں ابھی تک کمپیوٹر لیب کیوں نہیں بنی؟ جس طرح پہلے پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ کالج نے اپنے فنڈ سے بنائی تھی تو یہاں محکمے کی طرف سے ان کو کوئی permission نہیں ملی یا کس وجہ سے انہوں نے خود اپنے فنڈ سے لیب بنائی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ یہ کالج 2004 میں قائم ہوا تھا۔ جب یہ کالج بنایا گیا تھا تب ہی اس میں funding کی کچھ کمی رہی تھی یہ پوری طرح سے fully funded کالج نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے پہلے دن سے ہی کچھ نہ کچھ مشکلات کا سامنا رہا۔ کالج لیب اور سائنس لیب کے حوالے سے یہ ہے کہ ابھی تک کالج نہیں بنا پایا because وہ ابھی expenses کو پورا کر رہا ہے لیکن جیسے پہلے بتایا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ انشاء اللہ ان missing facilities کو پورا کیا جائے گا، اس کالج میں کمپیوٹر لیب اور سائنس لیب قائم کر دی جائیں گی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، باؤ اختر علی!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ج) میں بتایا ہوا ہے کہ کالج کی چار دیواری کا کچھ حصہ گرا ہوا ہے۔ اس وقت جو ملک پاکستان کے حالات جا رہے ہیں اس میں تعلیمی اداروں کی سکیورٹی قومی فریضہ بن چکا ہے آیا پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ یہ بتا سکتی ہیں کہ یہ کالج کی چار دیواری جس کا اعتراف جز(ج) میں کیا گیا ہے کیا یہ اس کے security purpose کو ensure کرنے کے لئے اس پر فوری اقدام کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ دیوار کا کچھ حصہ گرا ہوا ہے، ساری دیوار نہیں گری ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جو کچھ حصہ گرا ہوا ہے اس کی تعمیر ہو رہی ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! اگر کچھ حصہ بھی گرا ہوا ہے، یہ تو اعتراف کیا جا رہا ہے کہ وہاں پر security purpose کا فقدان ہے۔ اس وقت سکیورٹی پاکستان کی اوّلین ترجیح ہے اور خاص طور پر ایجوکیشن کے اداروں میں۔ انہیں اس کے لئے ایوان میں ایسا بیان دینا چاہئے جس میں کچھ پتا چلے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہمیں بھی سکیورٹی کا پوری طرح سے اندازہ ہے اس لئے اس دیوار پر کام ہو رہا ہے وہ اس وقت under construction ہے اور وہ within a week or 15 days انشاءاللہ بن جائے گی۔

جناب سپیکر: میاں طارق محمود کا یہ سوال ہے اور وہ ایوان میں تشریف لا چکے ہیں اب ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ وہ اپنے ٹائم پر پہنچ گئے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) میں جو اسامیاں ضرورت کے بارے میں لکھا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو SNE کی ضرورت ہے وہ دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: آپ کا سوال یہ نہیں ہے بلکہ آپ کا سوال سب سے آخری ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 3576 کے جز (د) کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): میاں صاحب! پلیز آپ اپنا سوال دوبارہ بول دیں۔

جناب سپیکر: ان سے میں پوچھتا ہوں۔ میاں صاحب! پوچھیں کیا پوچھتے ہیں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جز (د) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا حکومت اس کالج کی درج بالا missing facilities پوری کرنے اور اس کالج میں جو سائنس سٹاف و لیکچرار وغیرہ کی اسامیاں خالی ہیں ان کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل missing facilities کے بارے میں جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں کہ وزیر اعلیٰ کو سمری جا چکی ہے۔ یہ سمری 21-نومبر کو گئی تھی اور اس میں پنجاب کے جتنے بھی کالج ہیں ان میں یہ تمام missing facilities کو

for the time being پر cover کیا گیا ہے۔ جہاں تک SNE اور سٹاف کی کمی کی بات ہے تو وہاں پر PTIs کے ذریعے اس کمی کو پورا کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمام کالجوں میں جتنی بھی سٹاف کی کمی ہے اس کی ایک proposal بنا لی گئی ہے جو کہ under process ہے اور یہ پبلک سروس کمیشن کو انشاء اللہ تعالیٰ بھیجی جائے گی۔ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو already بھیجا جا چکا ہے for authentication of 21 thousand posts اور مزید پانچ ہزار کی بھرتی کی جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا یہاں پر ضمنی سوال کرنے کا مقصد اس لئے ہوتا ہے کہ ہم یہ بات سنتے رہتے ہیں کہ سمری جا چکی ہے اور سمری آ رہی ہے۔ پچھلے دور میں گیلانی صاحب نے وہاں پر جلسہ کیا اور چار دیواری توڑی، ابھی تک وہ چار دیواری مکمل نہیں ہوئی کیا ابھی تک سمری جا رہی ہے؟ اگر یہی صورتحال رہی تو مجھے جواب دیں کہ پھر کیا بنے گا اور یہ کب تک missing facilities پوری ہو جائے گی؟ میرا سمری سے کوئی تعلق نہیں ہے، سمری تو پڑی ہوئی ہے میں بھی ہر روز اس کا پتا کرتا ہوں مجھے بتائیں کہ یہ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: یہ بتائیں کہ آپ اس میں خود ہمت کیوں نہیں کرتے؟ جب آپ کو سمری کا پتا ہے کہ فلاں جگہ ہے تو پھر تھوڑی آپ کو بھی ہمت کرنی چاہئے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں شرم والی کوئی بات نہیں ہے اس سمری میں بہت سے کالج اکٹھے ہیں اب ان میں اس کالج کا کیا بننا ہے؟ پچھلے دور میں میرا اسی کالج کے فرنیچر کا مسئلہ تھا اور وہاں پر 33 لاکھ روپے کا فرنیچر چاہئے تھا۔ آپ یقین جانیں کہ دو، تین، چار سالوں تک میں نے اتنی کوشش کی کہ last time میں وہ بڑی مشکل سے۔۔۔

جناب سپیکر: اب تھوڑی سی کوشش کر کے پھر مجھے بتائیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ دہشت گردی کے حوالے سے ہمارے ملک کے تعلیمی اداروں اور کالجوں کی جو صورتحال ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ یہاں چار دیواری گری ہوئی ہے اور پچھلے پانچ چھ سالوں سے گری ہوئی ہے۔ ابھی تک وہ سمری گئی ہوئی ہے تو پھر بنے گا کیا، مجھے یہ بتائیں کہ یہ کب تک کام شروع ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: سمری کی آپ خود بھی تھوڑی سی ہمت کر لیں پھر وہ اس کو pursue کرتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اُدھر تو ہم کوشش کرتے ہی رہتے ہیں وہ ریکارڈ سامنے ہے لیکن اس floor پر آنے کے بعد جو effort ہوتی ہے۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سنی گئی ہے اس پر انشاء اللہ عمل ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! بالکل، آپ درست فرما رہے ہیں اور اسی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے تمام ڈپٹی ڈائریکٹرز سے معلومات لے کر ایک سمری تیار کی ہے جس پر 5۔ارب روپے کی request بھیجی گئی ہے تاکہ مرحلہ وار تمام کالجوں کی missing facilities کو پورا کیا جاسکے اور جہاں تک چار دیواری کا تعلق ہے اس پر کام شروع ہو گیا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ انشاء اللہ وہ جلد مکمل ہو جائے گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! نہیں، آپ نے کہا ہے کہ کام شروع ہو گیا ہے یہ بالکل ہی غلط ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی تک پیسے نہیں پہنچے، یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھیں کہ پیسے پہنچے ہیں یا کام شروع ہوا ہے؟ کام شروع ہوا ہی نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ہم اس پر فوری طور کام شروع کراتے ہیں۔ جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ۔۔۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ بوائز کالج کی بات ہو رہی ہے اور وہ گرلز کالج کی بات ہے۔ مجھے اپنے تمام کالجوں اور ہسپتالوں کا اچھی طرح پتا ہے۔ آپ سے صرف اتنی سی گزارش ہے کہ آپ commitment دیں کہ یہ دو ہفتے، چار ہفتے یا دس ہفتے تک کام شروع ہو جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! انشاء اللہ اس کو priority پر کراتے ہیں۔ اس کو بالکل جلد مکمل کرا دیا جائے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ missing facilities کی بات ہو رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! missing facilities کو انشاء اللہ مکمل کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے بات کریں، ان سے بات نہ کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں آپ سے ہی بات کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اگلے ہفتے تک کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی،انشاء اللہ۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔

جناب سپیکر: جی، ہم نے ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب کا سوال pending کیا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں فوگ کی وجہ سے جا نہیں سکا تھا، میں نے پونے دس بجے رابطے کی کوشش کی لیکن یہاں سیکرٹری صاحب سے رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا اس لئے میں خود حاضر ہو گیا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2420 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات کو فراہم کی گئی سہولیات و دیگر تفصیلات

*2420: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کنٹرولر آف امتحانات کون ہیں، کنٹرولر امتحانات کے حوالہ سے ان کا کیا تجربہ ہے اور انہیں بطور کنٹرولر امتحانات کیا مشاہرہ اور دیگر سہولیات مہیا کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی دیگر بھی کوئی ذمہ داریاں مثلاً کالج کی سربراہی وغیرہ ادا کر رہے ہیں، اس شعبہ میں ان کا مشاہرہ کیا ہے اور دیگر کیا سہولیات حاصل ہیں؟

(ج) گزشتہ سال موصوف نے اپنے شعبہ میں self finance کے طلباء سے ہونے والی آمدنی میں کتنی رقم وصول کی؟

(د) کیا کنٹرولر امتحانات پنجاب یونیورسٹی کی پوسٹ پر ان کی تقرری مستقلاً ہے اگر جواب نہ میں ہے تو اس پوسٹ کو کیوں ایڈورٹائز کر کے یونیورسٹی کے قوانین کے مطابق پر نہیں کیا جا رہا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) جناب پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی مورخہ 03-03-2011 سے پنجاب یونیورسٹی میں بطور کنٹرولر امتحانات (اضافی چارج) اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس سے پہلے وہ

ڈائریکٹر جنرل پنجاب یونیورسٹی گوجرانوالہ کیمپس رہ چکے ہیں اور بطور پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس وہ امتحانات کا خاصا تجربہ رکھتے ہیں۔ جناب وائس چانسلر نے پنجاب یونیورسٹی ایکٹ 1973 سیکشن (vi)(4)15 کے تحت جناب پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی کو کنٹرولر امتحانات کا اضافی چارج دیا ہے جس کے بدلے ان کو 20 فیصد ڈبل ڈیوٹی الاؤنس یا زیادہ سے زیادہ -/6000 روپے ماہانہ دیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر لیاقت علی صاحب بہت سمجھدار اور زیرک آدمی ہیں۔ انہوں نے اب تک شعبہ امتحانات کی بہتری کے لئے کئی اقدامات کئے ہیں جن میں چند درج ذیل ہیں:

1. اضافی شیٹس جو دوران امتحان امیدواران کو دی جاتی تھیں ان کی تجویز پر بند کی گئی ہیں اور اب ایک ہی جوابی کاپی صفحات کی تعداد بڑھا کر تیار کی گئی ہے۔ اس سے نگران عملہ بہتر انداز سے امیدواران کی نگرانی کر رہا ہے۔ اس کی افادیت کو دیکھتے ہوئے پنجاب کے سات بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن نے بھی اس کو اپنایا ہے جس سے ان کے امتحانات کی نگرانی کا نظام بھی بہتر ہوا ہے نیز بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے بھی اس طریق کار پر عمل کیا ہے۔
2. یونیورسٹی کے سکریسی شعبہ نے تمام جوابی کاپیوں جو امتحانی سنٹر سے آتی ہیں ان کی از خود چیکنگ کا سلسلہ شروع کیا ہے جس سے امتحانی سنٹر کی بغیر اطلاع تبدیلی اور جوابی کاپی میں اپنی شناخت جو طلبہ لکھتے تھے میں کافی حد تک کمی ہوئی ہے۔
3. ان ہی کی تجویز پر 2014 میں ہر رول نمبر سلپ، رزلٹ کارڈ اور سند پر قومی شناختی کارڈ کا نمبر بھی لکھا جائے گا جس سے ایک آدمی کی ڈگری کوئی دوسرا استعمال نہ کر سکے گا۔

(ب) اس وقت جناب پروفیسر ڈاکٹر لیاقت علی، کنٹرولر امتحانات (اضافی چارج) کے علاوہ مندرجہ ذیل عہدوں پر بھی کام کر رہے ہیں:

ریگولر ڈین فیکلٹی آف کامرس (سربراہی اعزازیہ -/5000 روپے)

بطور ایکٹنگ ڈین فیکلٹی فارمیسی (نہیں)

بطور انچارج ڈین فیکلٹی آف لاء (نہیں)

بطور پرنسپل ہیلی کالج آف کامرس (ماہانہ تنخواہ پروفیسر)

بطور چیئرمین ایڈمیشن کمیٹی (نہیں)

ون ونڈو آپریشن بھی ان کی تجویز پر شروع کیا جا رہا ہے۔ اس سے وزٹرز کو اپنے مسائل کے حل میں بہت سہولت حاصل ہو گی۔ مجموعی طور پر امتحانی نظام کو بہت بہتر کیا گیا ہے جس کے

نتیجہ میں اب امتحانات اور نتائج بروقت انجام پاتے ہیں۔ الغرض انہوں نے نہایت عمدگی اور خوش اسلوبی سے یہ اضافی خدمت سرانجام دی ہے اور کوئی خلل کہیں نہیں آیا۔

(ج) Self finance کے داخلے 2009 سے ختم ہو گئے ہیں۔

(د) ان کے پاس کنٹرولر امتحانات کا صرف اضافی چارج ہے۔ مستقل بھرتی کے لئے پوسٹ جلد مشتہر کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ جو کنٹرولر امتحانات کا اضافی چارج دیا گیا تھا آیا اب مستقل بھرتی کے لئے مشتہر کر کے باقاعدہ کنٹرولر کی تعیناتی کر دی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس پر ابھی کام ہو رہا ہے۔ ڈپٹی کنٹرولر اور ایڈیشنل کنٹرولر کی طرف سے request آئی ہے اور تمام یونیورسٹیوں میں یہ circulate ہو گیا ہے۔ اس میں ان کی fitness اور seniority کی بناء پر کنٹرولر امتحانات کی تعیناتی ہو جائے گی۔ میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جواب تھوڑا پرانا ہے اس میں ڈاکٹر لیاقت صاحب بتائے گئے ہیں جو کہ ریٹائر ہو چکے ہیں اب ڈاکٹر شاہد منیر صاحب بطور کنٹرولر امتحانات وہاں پر کام کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال 9۔ستمبر 2013 کو دیا گیا تھا، 12۔دسمبر 2013 کو ان کے پاس چلا گیا اور 3۔اپریل 2014 کو اس کا جواب آیا ہے۔ ابھی جو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جواب دیا ہے وہ بالکل vague سا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ ملک کے اندر یونیورسٹیوں اور اعلیٰ پوسٹ گریجویٹ تعلیمی اداروں کی اہمیت آپ اور ہم سب سمجھتے ہیں۔ ہمارے پنجاب میں پچھلے چھ مہینے سے پانچ یونیورسٹیاں ایڈہاک پر چلا رہے ہیں، ایک قائم مقام، دوسرا قائم مقام اور تیسرا قائم مقام تعینات کئے گئے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے ہر کام centralize اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور ان کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ ماضی کے اندر گورنر صاحب چانسلر تھے وہ بااختیار ہوتے تھے ان سے وہ اختیار بھی لے لیا ہے تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کون سا چارج لے لیا؟ چانسلر گورنر صاحب ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! چانسلر گورنر صاحب ہیں لیکن بے چارے بے بس ہیں، ان کے بازوں ہیں اور نہ ٹانگیں۔ ان کا بالکل ایک cosmetic سا عہدہ رہ گیا ہے۔ آپ بھی بار بار وہاں جاتے ہیں جب قائم مقام گورنر بنتے ہیں۔ آپ بتادیں کہ چائے پانی پینے اور پلانے کے علاوہ کوئی اختیار ہے؟

جناب سپیکر: جی، جو آئینی اختیار ہے ان کے پاس موجود ہے اور وہ استعمال کرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یونیورسٹی کے معاملے میں چانسلر کو ماضی کی طرح بااختیار کرنے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، ان سے کیا پوچھتے ہیں، یہ سوال ان سے پوچھنے والا تو نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محترمہ حکومت کو ہی represent کر رہی ہیں ناں۔

جناب سپیکر: چانسلر کے حساب سے جو اختیارات ان کے پاس ہیں وہ موجود ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں، پہلے یونیورسٹی میں وائس چانسلر کی تعیناتی وہ کیا کرتے تھے اور یونیورسٹی کے معاملات کو take care کرتے تھے۔ اب یہ اختیار واپس لے لیا گیا ہے اب یہ سارے معاملات چیف منسٹر صاحب کو refer ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جب تک وہ اس سمری کو approve نہیں کرتے اس وقت تک یونیورسٹی کا وائس چانسلر کام نہیں کر سکتا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو سمری نیچے سے آتی ہے پھر ایک خاص پیریڈ تک اگر وہ سمری پر جواب نہیں دیں گے تو وہ خود بخود لاگو ہو جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس میں ایک طریق کار بنا ہوا ہے اور وہ آئینی طریقہ ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یعنی پہلے سمری براہ راست گورنر صاحب کے پاس جاتی تھی اور گورنر صاحب ہی approve کرتے تھے۔ اب وہ سسٹم ختم ہو گیا ہے اور اب یہ سب چیزیں چیف منسٹر ہاؤس کی طرف سے rout out ہوتی ہیں۔ Deans بھی وہیں سے لگتے ہیں اور چیئر مین بھی وہیں سے لگتے ہیں۔ گورنر صاحب ماضی کے اندر زیادہ اچھا input کر سکتے تھے۔ ماشاءاللہ آپ جب گورنر بنتے ہیں آپ معاملات کو زیادہ بہتر کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب کے پاس وہ اختیارات موجود ہیں جس کی آئین نے ان کو اجازت دی ہے

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ کم کر دیئے گئے ہیں یونیورسٹی سے متعلق سارے اختیارات لے لئے گئے ہیں، یہ پچھلے دور کے اندر ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! اس میں، میں تھوڑا سا انہیں بتانا چاہوں گی کہ جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن پنجاب under process ہے اس پر Bill بہت جلد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا جو کہ تمام یونیورسٹیوں کی quality enhancement کے issues ہیں یا جتنی بھی ان کی recruiting body ہیں، جتنے development اور non development budged, grants scholarships, foreign affiliations جتنے بھی HEC فیڈرل معاملات دیکھتا تھا وہ HEC Punjab کے پاس آ جائیں گے اور اس سے انشاء اللہ تعالیٰ یونیورسٹیوں کے معاملات زیادہ بہتر طریقے سے چل سکیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! وہ Bill بھی اسمبلی کے اندر آ گیا ہے اور ہم نے پڑھا بھی ہے اس میں بھی controlling authority گورنر نہیں ہیں بلکہ چیف منسٹر صاحب ہیں۔ ہم انہی کے اختیار کے اندر amendments لا رہے ہیں۔ اس قانون میں یہ بھی شامل کر دیا گیا ہے کہ جو کچھ بھی وہ کریں گے وہ پاکستان کی کسی عدالت کے اندر چیلنج نہیں ہو سکے گا۔ ہم اس پر شور مچائیں گے جب یہ Bill اسمبلی میں آئے گا۔ یہ کون سا نیا قانون آ گیا ہے کہ جو یہ فیصلہ کر دیں گے وہ سپریم کورٹ یا ہائیکورٹ یا کسی کورٹ میں چیلنج نہیں ہو گا؟ سارے اختیار پھر ادھر چیف منسٹر صاحب کے پاس ہوں گے اور ان کی صوابدید پر ہو گا۔ اس میں لکھا ہے کہ اگر ایکٹ کی وجہ سے کوئی کام رک رہا ہے تو controlling authority کے پاس اتنے اختیارات ہوں گے کہ وہ ایکٹ میں بھی ترمیم کر سکے گا۔ یعنی اسمبلی جو approve کرے گی اس میں بھی ترمیم کے اختیارات controlling authority کے پاس چلے جائیں گے۔ یہ اس طرح کی قانون سازی ہو رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جب اسمبلی میں آئے گی آپ اس پر بحث کریں۔ کیا میں آپ کو اس پر بحث کرنے سے روکوں گا، نہیں روکوں گا۔ آپ ضرور اس پر بحث کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ایک بہت اہم سوال ہے کہ Provincial HEC بننے سے Federal HEC کا کیا role ہوگا؟ کیونکہ different Provinces کا different Curriculum ہوگا تو internationally پاکستان ایجوکیشن کی rating ہی کم ہو جائے گی۔اس بارے میں جاننا چاہتی ہوں کہ Provincial HEC کا کیا role ہوگا؟۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی شکریہ۔آپ سوال لکھ کر دیں گے اور اس کا یہ جواب دیں گے۔یہ وائس چانسلر کے بارے میں سوال ہو رہا تھا۔جی، اگلا سوال بھی شاہ صاحب! آپ کا ہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2421 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: 05-2004 میں پنجاب یونیورسٹی کو فراہم کی گئی گرانٹ و دیگر تفصیلات

*2421: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 2004-05 کے دوران پنجاب یونیورسٹی لاہور کو صوبائی اور وفاقی حکومت کی طرف سے کتنی گرانٹ کن کن مدات میں ملی؟ گرانٹ کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

(ب) ان گرانٹس سے کون کون سے اہم منصوبہ جات مکمل کئے گئے؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں سیلف فنانس سکیم کے تحت 2012-13 میں کل کتنی آمدنی ہوئی اور اس آمدنی میں یونیورسٹی کا شیئر کتنا ہے اور کتنے اساتذہ میں کتنی رقم تقسیم کی گئی، سب سے زیادہ آمدنی کس شعبہ میں ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ):

(الف) مالی سال 2004-05 کے دوران پنجاب یونیورسٹی لاہور کو ملنے والی گرانٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

پنجاب حکومت کی جانب سے

829,000/- روپے	پانی کی پائپ لائن کی مرمت اور بجلی کی تار کے لئے
84,00,000/- روپے	طلبہ کے لئے تین بسوں کی خریداری کے لئے
10,34,500/- روپے	ہاسٹل نمبر 5،4،2 کے ساتھ تعمیر شدہ انڈر پاس کے ساتھ سہولیات کی فراہمی
2,00,00,000/- روپے	سکول فزیکل سائنسز کا قیام
7,80,00,000/- روپے	خواتین کے دو ہاسٹل کی تعمیر

وفاقی حکومت کی جانب سے

HEC annual recurring grant for salary	46,65,06,200/-

HEC PROJECT GRANTS FOR 2004-05

Hostel for Visiting Faculty	1,00,00,000/-
Characterization Bio-Regulators	57,50,000/-
Development of Chemicals of Industrial and Agricultural Significance	75,68,000/-
Establishment of Central Instrumental Laboratory	1,58,00,000/-
Computerization and Networking Enhancement Program	96,70,000/-
Up-gradation of Teaching & Research Facilities	2,15,60,000/-
Training of Ph D Fellow and Development of Scientific manpower	2,34,92,000/-
Strengthening of Laboratory of Pharmacy	2,00,15,000/-
Construction of Student Hostel	2,50,00,000/-
Establishment of Microelectronic Research Centre	2,00,00,000/-
Strengthening of Newly Initiated Academic Programs	8,04,41,000/-

(ب) درج بالا گرانٹ سے مکمل کئے گئے منصوبے درج ذیل ہیں:

پنجاب حکومت کے منصوبہ جات

1۔ پانی کی پائپ لائن مرمت کی گئی اور بجلی کی تار گزاری گئی۔

2۔ تین بسیں خریدی گئیں۔

3۔ ہاسٹل نمبر 5،4،2 کے ساتھ تعمیر شدہ انڈر پاس کے ساتھ سہولیات کی فراہمی

4۔ سکول فزیکل سائنسز کے لئے لیبارٹری کے آلات کی خریداری

5۔ خواتین کے دو ہاسٹل کی تعمیر۔

وفاقی حکومت کے منصوبہ جات

1۔ اساتذہ کے لئے ہاسٹل کی تعمیر

2۔ سکول برائے بائیولاجیکل سائنس میں تحقیقی آلات کی فراہمی

3۔ کیمسٹری میں لیبارٹری اور تحقیقی آلات کی فراہمی

4۔ سائنس شعبہ جات فزکس، سالڈ سٹیٹ فزکس، کیمسٹری وغیرہ میں لیبارٹری کے آلات کی خریداری

5۔ کمپیوٹر اور نیٹورکینگ آلات کی خرید اور تنصیب

6۔ کیمسٹری میں لیبارٹری اور تحقیقی آلات کی فراہمی

7۔ سکول برائے بائیولاجیکل سائنس کے اساتذہ اور تکنیکی ملازمین کی تربیت

8۔ فارمیسی میں لیبارٹری اور تحقیقی آلات کی فراہمی

9۔ ایک بوائز ہاسٹل کی تعمیر

10۔ مرکز برائے سولڈ سٹیٹ فزکس میں مائیکرو الیکٹرانک ریسرچ سنٹر کا قیام

11۔ یونیورسٹی کے درج ذیل شعبہ جات کی عمارات کی تعمیر اور ان شعبہ جات میں کتب، فرنیچر اور آلات وغیرہ کی فراہمی:

1۔	ہائی انرجی فزکس	2۔	کول ٹیکنالوجی
3۔	اکانومکس	4۔	انوائرمنٹل سائنس
5۔	ایڈمنسٹریٹو سائنس	6۔	بائیوکیمسٹری
7۔	بزنس انفارمیشن ٹیکنالوجی	8۔	تعلیم و تحقیق
9۔	ماؤنٹین ریسرچ	10۔	مائیکروبائیالوجی
11۔	زرعی سائنس	12۔	خلائی سائنس
13۔	انڈر گریجویٹ بلاک	14۔	جینڈر سٹڈیز

(ج) پنجاب یونیورسٹی میں self finance کی بنیاد پر داخلے 2009 سے ختم کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ سوال پنجاب یونیورسٹی کے بارے میں ہے اور میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یونیورسٹی میں خواتین کے ہاسٹل کی تعمیر کے حوالے سے لکھا ہے کہ 2004-05 کے اندر اتنی رقم رکھی گئی تھی۔ اس وقت آپ کو معلوم ہے کہ اعلیٰ تعلیمی ادارے میڈیکل کالجوں اور یونیورسٹیوں میں gender proportion یہ ہے کہ 70 فیصد بچیاں آتی ہیں اور 30 فیصد بچے آتے ہیں۔ اس میں اضافے کی وجہ کیونکہ پنجاب یونیورسٹی میں لڑکوں کی تعداد زیادہ تھی اور لڑکیوں کے ہاسٹل کم تھے۔ اس وقت وہاں پر لڑکیوں کے ہاسٹل کی facilities میں شدید مشکلات ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کیا انتظامات کئے ہیں اور اس مالی سال کے اندر پنجاب یونیورسٹی میں کتنے نئے ہاسٹل تعمیر کئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ یونیورسٹی autonomous body ہوتی ہے اور وہ اپنے تمام معاملات یا ہاسٹل کی تعمیر وغیرہ خود ہی دیکھتی ہے۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ HEC Punjab under process ہے جب وہ Bill پاس ہو جائے گا وہ اپنا کام شروع کر دے گا تو جتنی بھی یونیورسٹیوں کو funding کے معاملات ہیں وہ انشاء اللہ HEC deal کرے گا۔ اس میں پھر اس معاملے کو ضرور مدنظر رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں میں نے تو بہت ہی specific question پوچھا ہے کہ اس مالی سال کے اندر بچیوں کے لئے نئے ہاسٹلز بنانے کے لئے کوئی منصوبہ انہوں نے رکھا ہے؟ یہ specific question ہے اور یونیورسٹی سے متعلق ہے۔ اس

بارے میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ نے جو جواب دیا ہے وہ گول مول سا ہے کہ وہ بنے گی، یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ یہ گانا وانا تو ہم روز ہی سنتے رہتے ہیں کہ یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس مالی سال کے اندر پنجاب یونیورسٹی میں۔۔۔

جناب سپیکر: Syndicate میں آپ کی نمائندگی بھی موجود ہے، اگر وہ recommendations بھیجیں گے تو یقیناً اس پر عملدرآمد بھی ہوگا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں تو انہوں نے ایک ہی ممبر رکھا ہوا ہے، اب ہم اس پر ترمیم دے رہے ہیں کہ ایک آپ مقرر کریں، ایک گورنمنٹ کرے اور ایک خاتون بھی اس میں ہونی چاہئے کیونکہ انہوں نے اس میں سے خاتون کو تو اڑا ہی دیا ہے۔ میں تو specific سوال پوچھ رہا ہوں کہ اس مالی سال میں پنجاب یونیورسٹی میں بچیوں کے ہاسٹل کے لئے کوئی گرانٹ رکھی گئی ہے یا نہیں، یہ موٹی سی بات بتا دیں کہ اس مالی سال میں ہاسٹل بنے گا یا نہیں؟

جناب سپیکر: ان کی request آئے گی تو اس پر ضرور عمل کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! آپ کی request پر ضرور غور کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ ان کی request نہیں ہے بلکہ یونیورسٹی آپ کو request کرے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! ایچ ای سی بھی یونیورسٹیوں کو funding directly نہیں کرتا، ایچ ای سی بھی ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو funding کرتا ہے بہر حال انشاء اللہ ہم اس کو ضرور consider کریں گے۔

جناب سپیکر: ہم یہ سوال بھی ان کو بھیج دیں گے۔ سوالات کے جوابات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع گجرات: بوائز اور گرلز ڈگری کالجز میں طلباء و طالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2135: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات بوائز اور گرلز ڈگری کالج ڈنگہ میں بچوں / بچیوں کی تعداد کتنی کتنی ہے؟

(ب) کیا ان کالجز میں بچوں / بچیوں کی تعداد کے لحاظ سے سٹاف موجود ہے۔ اگر نہیں تو کیا حکومت سٹاف پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا ان کالجز میں سائنس لیبارٹری کی سہولت موجود ہے، اگر نہیں تو حکومت کب تک قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں طالبات کی کل تعداد 1200 ہے جبکہ گورنمنٹ ڈگری کالج فار بوائز ڈنگہ میں طلباء کی کل تعداد 605 ہے۔

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ میں کل چودہ منظور شدہ اسامیاں ہیں۔ طالبات کی تعداد کے لحاظ سے سیٹوں کی کمی CTI کے ذریعے پوری کی ہوئی ہے۔ مگر حکومت سیٹیں بڑھانے کے لئے پوری طرح کوشاں ہے۔ SNE "under process" ہے۔ بہت جلد یہ عمل پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات میں سٹاف موجود ہے جتنی سیٹیں کم ہیں ان کو حکومت کی ہدایات کے مطابق CTI بھرتی کر کے پورا کر لیا گیا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ڈنگہ ضلع گجرات میں اس سال بی ایس سی سائنس کی کلاسز شروع کی گئی ہیں اس سلسلے میں لیبارٹری سامان کی ترسیل بہت جلد شروع ہو جائے گی مزید فنڈز بھی مہیا ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ ڈگری کالج ڈنگہ ضلع گجرات لیبارٹری سامان اور متعلقہ ضروریات جلد بہم پہنچا دی جائیں گی حکومت اپنے وسائل کے مطابق ہر ممکن تکمیل کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع بہاولپور: اساتذہ کی خالی اسامیاں و دیگر تفصیلات

*2013: قاضی عدنان فرید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ پی پی۔268 بہاولپور میں لیکچرارز، اسسٹنٹ پروفیسرز، پروفیسرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ کالج میں ایم اے کی کلاسز کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج میں اساتذہ کی درج ذیل اسامیاں ہیں:

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیات اختیاری	ایک
لیکچرار باٹنی	ایک
زوالوجی	ایک
ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	ایک
ریاضی	ایک
اکنامکس	ایک
سوشل ورک	ایک

(ب) کسی بھی کالج میں ایم اے کی کلاسز کا اجراء حکومت کے منظور شدہ criteria کے مطابق کیا جاتا ہے کا پی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اگر گورنمنٹ گرلز کالج احمد پور شرقیہ پی پی۔268 بہاولپور ان ضوابط پر پورا اترے اور علاقہ کے لوگ کلاسز کے اجراء کے خواہش مند ہوں تو کیس موصول ہونے پر حکومت کی مجوزہ پالیسی کے تحت فیصلہ کیا جائے گا۔

ضلع لیہ: پی پی۔263 میں بوائز و گرلز کالجز کے قیام کا مسئلہ

*2084: سردار شہاب الدین خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔263 ضلع لیہ میں کالجز تو دور کی بات ہائر سیکنڈری سکول تک نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں ایک بوائز کالج اور ایک گرلز کالج کے قیام کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پی پی-263 ضلع لیّہ میں کوئی گرلز / بوائز کالج اور ہائر سیکنڈری سکول نہ ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-263 ضلع لیّہ کی آبادی دیہی علاقہ پر مشتمل ہے۔ تاہم اس حلقہ کے شمال مشرق میں پی پی-262 جنوب میں پی پی-266 اور جنوب مشرق میں پی پی-264 کا ملحقہ علاقہ موجود ہے جن میں موجود کالجز کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

I. شمال مشرق پی پی-262 میں درج ذیل کالجز موجود ہیں:۔

1. گورنمنٹ بوائز کالج کروڑ
2. گورنمنٹ گرلز کالج کروڑ
3. گورنمنٹ بوائز کالج فتح پور
4. گورنمنٹ گرلز کالج فتح پور

II. جنوب پی پی-266 میں درج ذیل کالجز موجود ہیں۔

1. گورنمنٹ بوائز کالج لیّہ
2. گورنمنٹ گرلز کالج لیّہ

(III) جنوب مشرق پی پی-264 میں درج ذیل کالجز موجود ہیں۔

1۔ گورنمنٹ بوائز کالج چوک اعظم
2۔ گورنمنٹ گرلز کالج چوک اعظم

جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ اس حلقہ کی آبادی دیہاتی علاقہ پر مشتمل ہے اور مندرجہ بالا آٹھ کالجز اس حلقہ سے 5 تا 20 کلومیٹر کے فاصلے پر موجود ہیں جو اس حلقہ کی آبادی کی اعلیٰ تعلیم کی ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔

ضلع قصور: گورنمنٹ کالج کوٹ رادھا کشن میں بنیادی سہولیات کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2175: جناب محمد انیس قریشی: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ انٹر میڈیٹ کالج کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں اس وقت طلباء کی تعداد پانچ سو ہے۔ اس سیشن میں 450 بچے فرسٹ ایئر میں داخل ہوئے ہیں اور

سینکڑوں بچے داخلہ سے محروم رہ گئے، کیا محکمہ اس کالج میں مزید پانچ کمرے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں لیکچرارز کی بھی کمی ہے اس کو حکومت کب تک پورا کر دے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج مذکور کی چار دیواری ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور کمپیوٹر لیبارٹری کی سہولت بھی نہ ہے حکومت یہ سہولیات کب تک مہیا کر دے گی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کوٹ رادھا کشن میں گرلز ڈگری کالج ہے جبکہ لڑکے اس سے محروم ہیں، حکومت لڑکوں کے لئے ڈگری کالج کب تک بنا دے گی؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج کوٹ رادھا کشن ضلع قصور میں طلباء کی تعداد 658 ہے تاہم موجودہ سیشن میں فرسٹ ایئر میں داخل ہوئے، طلباء کی تعداد 401 ہے جو پچھلے سال میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد سے 100 زیادہ ہے اس لئے زیادہ بچے داخلہ لینے سے محروم نہیں رہے۔ جہاں تک نئے کمروں کی تعمیر کا تعلق ہے تو محکمہ اعلیٰ تعلیم تمام کالجز سے missing facilities کی تفصیل اکٹھی کر رہا ہے جو ایک مشترکہ سمری کے ذریعے وزیر اعلیٰ پنجاب کو جلد بھجوا دی جائے گی تاکہ ان کالجز کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے رقم کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

(ب) اس وقت اساتذہ کی تعداد 13 ہیں جن میں تین پوسٹیں خالی ہیں ان کی جگہ پرنسپل نے یکم اکتوبر 2013 سے اردو کے دو لیکچرارز اور انگلش، فزیکل ایجوکیشن اور اسلامیات کا ایک ایک لیکچرار CTIs پالیسی کے تحت بھرتی کر لئے ہیں تاکہ بچوں کا نقصان نہ ہو۔ مزید برآں بچوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر نئی SNE جاری کرنے کے لئے محکمہ کو درخواستیں دے رکھی ہیں تاکہ اساتذہ کی تعداد بڑھائی جا سکے۔

(ج) کالج میں چار دیواری موجود نہیں ہے۔ اس کے لئے محکمہ کو missing facilities میں درخواستیں دی ہوئی ہیں محکمہ جب گرانٹ جاری کرے گا تعمیر شروع ہو جائے گی۔ پرائیویٹ فرم کے تعاون سے کمپیوٹر موجود ہیں۔

(د) کوٹ رادھا کشن میں ایک بوائز کالج ہے جس میں طلباء کی تعداد658 ہے اور ایک گرلز کالج ہے جس میں طالبات کی تعداد 1087اور ان کالجز میں بچے اور بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

لاہور: پنجاب یونیورسٹی میں ہاسٹلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2627: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کل کتنے ہاسٹل ہیں نیز ان ہاسٹل میں طلباء و طالبات کے کتنے ہاسٹل ہیں؟

(ب) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کل کتنے میس ہیں نیز یہ میس کن کن ہاسٹلز میں ہیں؟

(ج) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کتنے ٹھیکے پر دیئے گئے ہیں؟

(د) سال 2011 کے دوران کن کن ٹھیکیداروں کو میس کا ٹھیکہ دیا گیا ہر ایک میس کے ٹھیکیدار کا نام، ٹھیکے دینے کا دورانیہ نیز اس کے لئے کتنی سکیورٹی رکھی گئی اور اس کا ٹھیکہ کب دیا گیا، مکمل تفصیل سے اس ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یونیورسٹی میں کل 27 ہاسٹلز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔بوائز	16
2۔گرلز	11
کل تعداد:	27

(ب) پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس میں کل 26 ہاسٹلز ہیں۔ 11 ہاسٹلز لڑکیوں اور 15 ہاسٹلز لڑکوں کے ہیں اور ہر ہاسٹل کا اپنا ایک میس ہے۔

(ج) بحوالہ یونیورسٹی کیلنڈر (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس وقت یونیورسٹی میں تمام میس ہاسٹل میں موجود میس کمیٹی کے تحت چلائے جا رہے ہیں نیز ایسا کوئی میس موجود نہیں جو کہ ٹھیکیداری نظام کے تحت ہو۔

(د) سال 2011 سے لے کر اب تک پنجاب یونیورسٹی میں کوئی ہاسٹل میس ٹھیکیداری نظام کے تحت نہیں چلایا جا رہا ہے بلکہ کیلنڈر کے مطابق ہاسٹل کی منتخب میس کمیٹی بغیر نفع و نقصان کی بنیاد پر چلاتی ہے۔

ضلع لاہور: کالجز میں بوائے سکاؤٹ / گرلز گائیڈز کی تربیت و دیگر تفصیلات

*2886: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کن کن کالجز میں بوائے سکاؤٹ کی تربیت دی جاتی ہے؟

(ب) ضلع لاہور کے کن کن گرل کالجز میں گرل گائیڈز ایسوسی ایشن قائم ہیں؟

(ج) ضلع لاہور کے کن کن کالجز میں بوائے سکاؤٹ و گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کی تربیت کے لئے کتنے اساتذہ کام کر رہے ہیں نیز حکومت کی طرف سے ان اساتذہ کو کیا کیا مراعات حاصل ہیں؟

(د) ضلع لاہور میں جن کالجز میں بوائے سکاؤٹ اور جن کالجز میں گرلز گائیڈز ایسوسی ایشن موجود ہیں ان کی جانچ پڑتال کے لئے اور ان کی بہتر کارکردگی کو ماپنے کے لئے کیا پیمانہ مقرر کیا ہوا ہے؟

(ہ) صوبہ پنجاب میں موجود گرلز کالجز میں گرلز گائیڈز ایسوسی ایشن اور بوائے کالجز میں بوائے سکاؤٹ کا اہم مقصد کیا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل کالجز میں بوائز سکاؤٹ کی تربیت دی جاتی ہے نیز ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ڈپلومہ کورس مکمل کرنے کے لئے متعلقہ بوائز سکاؤٹ کی تربیت میں پاس ہونا ضروری ہے۔ چونکہ بوائز سکاؤٹ تربیت بھی اسی نصاب کا حصہ ہے۔

1۔ گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور

2۔ گورنمنٹ کالج فار بوائز دیال سنگھ کالج لاہور

3۔ گورنمنٹ شالامار کالج لاہور

(ب) ضلع لاہور کے مندرجہ ذیل کالجز میں گرل گائیڈز کی تربیت دی جاتی ہے۔ نیز ایم اے فزیکل ایجوکیشن اور ڈپلومہ کورس مکمل کرنے کے لئے متعلقہ گرلز گائیڈز کی تربیت میں پاس ہونا ضروری ہے۔ چونکہ گرلز گائیڈز تربیت بھی اسی نصاب کا حصہ ہے۔

1۔ گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور

2۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور

3۔ گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور

4۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور

5۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور

(ج) ضلع لاہور میں گرلز کالجز میں گرلز گائیڈز کی تربیت اور بوائز کالجز میں بوائے سکاؤٹ کی تربیت کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ مختص کئے گئے ہیں:

نام	عہدہ	کالج کا نام
	بوائز کالجز	
پروفیسر سخاوت گجر	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ دیال سنگھ کالج لاہور
ناصر کھوکھر	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ شالامار کالج لاہور
محمد حسین	اسسٹنٹ پروفیسر ہسٹری	گورنمنٹ شالامار کالج لاہور
رانا جاوید احمد	اسسٹنٹ پروفیسر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور
ظہیر احمد	انسٹرکٹر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج فار بوائز گلبرگ لاہور
	گرلز کالجز	
مسز انجم فلک	اسسٹنٹ پروفیسر ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور
مسز سونیہ سحر	لیکچرار انگلش	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ماڈل ٹاؤن لاہور
ناہید اسماعیل	لیکچرار اردو	گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور
شازیہ الطاف	لیکچرار انگلش	گورنمنٹ اسلامیہ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ لاہور
مسز ناصرہ جمال	ایسوسی ایٹ پروفیسر انگلش	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور
مسز شاہین بابر	ایسوسی ایٹ پروفیسر فزکس	گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین وحدت روڈ لاہور
مسز سمعیہ نواب	لیکچرار کیمسٹری	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور
مسز ثناء طلعت	لیکچرار ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن	گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹاؤن شپ لاہور
مسز شائلہ نور	لیکچرار نفسیات	گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج برائے خواتین سمن آباد لاہور

مزید برآں ان اساتذہ کو ان کی تنخواہ کے علاوہ کوئی اضافی رقم / مراعات نہیں دی جاتیں۔

(د) ضلع لاہور میں جن جن کالجز میں بوائز سکاؤٹ / گرلز گائیڈ یونٹ / گائیڈ کمپنی موجود ہے ان کی جانچ پڑتال کے لئے سالانہ بنیادوں پر بوائز سکاؤٹ ایسوسی ایشن / گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن کیمپ منعقد کرتی ہے جن میں ان کی کارکردگی کے لحاظ سے انعامات دیئے جاتے ہیں نیز

موسم گرما کی تعطیلات میں تربیتی پروگرامز میں شرکت کروائی جاتی ہے جس میں متعلقہ ایسوسی ایشن کے نمائندے شریک ہوتے ہیں۔

(ہ) صوبہ پنجاب میں گرلز کالجز میں گرلز گائیڈ اور بوائے کالجز میں بوائز سکاوٹ کی تربیت کا مقصد اچھے اور ذمہ دار شہری پیدا کرنا، ایمرجنسی از قسم سیلاب، قدرتی آفات میں کام کرنے کے لئے قوم کے نوجوانوں کو تیار کرنا، خود اعتمادی پیدا کرنا، دوسروں کی مدد کا جذبہ، طلباء وطالبات میں شعوری طور پر ہر قسم کے حالات کا سامنا کرنا شامل ہے۔

ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ میں بی اے/بی ایس سی کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*3189: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ایف اے/ایف ایس سی کے علاوہ بی اے/بی ایس سی/بی کام کی کلاسز کیوں نہیں پڑھائی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ کلاسز یہاں پر شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) مذکورہ کالج میں بی ایس سی اور بی کام کلاسز اس لئے نہیں شروع ہو سکتیں کیونکہ اس کالج کے موجودہ سٹاف کی تعداد ناکافی ہے فی الوقت یہ ممکن نہ ہے کہ ایف اے، ایف ایس سی اور بی اے کے علاوہ کسی اور نصاب کا اجراء کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ موجودہ بلڈنگ کے اندر مزید طلباء کو بیٹھانے کی گنجائش بھی نہیں۔

(ب) بمطابق رپورٹ ڈائریکٹر کالجز گوجرانوالہ ڈویژن پرنسپل گورنمنٹ بوائز کالج ڈسکہ بی ایس سی اور بی کام کے نئے شعبہ جات کو ایوننگ کلاسز میں جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن تاحال کیس محکمہ ہائر ایجوکیشن میں جمع نہ کروایا گیا ہے۔ مذکورہ کیس موصول ہونے پر حکومت کی مجوزہ پالیسی کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ: گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج میں اردو و دیگر مضامین کی کلاسز شروع کرنے کی تفصیلات

*3191: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج میں صرف انگریزی اور اسلامیات کی کلاسز پڑھائی جارہی ہیں، لیکن اردو، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس، سائیکالوجی کی کلاسز نہیں پڑھائی جارہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت اس کالج میں مذکورہ مضامین کی کلاسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست نہ ہے۔ گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ گرلز کالج ڈسکہ میں انٹرمیڈیٹ اور ڈگری level تک تمام مضامین بشمول اردو، اکنامکس، پولیٹیکل سائنس اور سائیکالوجی پڑھائے جا رہے ہیں جبکہ پوسٹ گریجویٹ level میں انگریزی اور اسلامیات کی کلاسز پڑھائی جارہی ہیں۔

(ب) مذکورہ مضامین کالج ہذا میں پہلے سے ہی پڑھائے جارہے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: ڈگری کالجز میں طلباء وطالبات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3193: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام ڈگری کالجز بوائز اور گرلز میں طلباء و طالبات کی کتنی تعداد ہے، ان تمام ڈگری کالجز میں طلباء وطالبات کی تعداد کالج وار بتائی جائے؟

(ب) تحصیل دیپالپور کے تمام ڈگری کالجز میں طلباء و طالبات کے رزلٹ کی شرح کیا ہے، سال 13-2012 میں کتنے پاس اور فیل ہوئے؟

(ج) تحصیل دیپالپور بالخصوص پی پی۔193 میں کالج وار تفصیل بتائی جائے کہ رزلٹ کی شرح کم کیوں رہی، ناقص کارکردگی کی وجوہات بتائی جائے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت پی پی۔193 میں واقع ڈگری کالجز میں ناقص کارکردگی پر ان اساتذہ کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے تمام ڈگری کالجز کی تعداد کالج وار اس طرح سے ہے:

سیریل نمبر	نام کالج	ٹوٹل تعداد
1	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج دیپالپور	750
2	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج دیپالپور	744
3	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج بصیرپور	312
4	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج بصیرپور	493
5	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج حویلی لکھا	715
6	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج حویلی لکھا	774
7	گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج حجرہ شاہ مقیم	505
8	گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج حجرہ شاہ مقیم	868

(ب) تحصیل دیپالپور کے تمام ڈگری کالجز میں طلباء وطالبات کے رزلٹ کی شرح کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تحصیل دیپالپور پی پی۔193 میں دو کالج ہیں گورنمنٹ ڈگری کالج حویلی لکھا اور گورنمنٹ ڈگری گرلز کالج حویلی لکھا جن کی شرح رزلٹ اوپر بیان کی گئی ہے چونکہ یہ تمام کالجز دور دراز کے علاقوں میں ہیں اور طلباء کی اکثریت کم نمبروں والی ہوتی ہے اس لئے کچھ کالجز کا رزلٹ بورڈ سے کم ہے تاہم ان کالجز کے رزلٹ میں اب بہتری لائی جا رہی ہے۔

(د) پروموشن کے وقت اساتذہ کے رزلٹ کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور ناقص کارکردگی اور بورڈ سے کم رزلٹ کی بناء پر ترقی روک لی جاتی ہے۔

ضلع اوکاڑہ: تحصیل دیپالپور کے ڈگری کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی تفصیلات

*3194: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ڈگری کالجز بوائز اور گرلز کی تعداد شہر وار کتنی ہے؟

(ب) تحصیل دیپالپور کے ہر ڈگری کالج میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد مضمون وار بتائی جائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت ان ڈگری کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں پر تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) تحصیل دیپالپور میں 4 بوائز کالجز اور 4 گرلز کالج ہیں۔

(ب) تحصیل دیپالپور کے تمام کالجز میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	کالج	خالی اسامی
1	گورنمنٹ کالج دیپالپور	تاریخ: 1، ریاضی 1، فزیکل ایجوکیشن 1، کیمسٹری 1، فزکس 1، فارسی 1، عربی 1، اسلامیات 1
2	گورنمنٹ گرلز کالج دیپالپور	عربی 1، پول سائنس 1، فارسی 2، اسلامیات 1، بیالوجی 1
3	گورنمنٹ بوائز کالج بصیرپور	بیالوجی 1، کیمسٹری 1، اکنامکس 1، سوشیالوجی 1، اردو 1، سائیکالوجی 1
4	گورنمنٹ گرلز کالج بصیرپور	فزکس 1، کیمسٹری 1، بیالوجی 1، سٹیٹ 1، ریاضی 1، سوشیالوجی 1، عربی 1، اکنامکس 1
5	گورنمنٹ بوائز کالج حویلی لکھا	کیمسٹری 1، انگلش 2، اسلامیات 1، ریاضی 1، شماریات 1، سوشیالوجی 1، اردو 2، سائیکالوجی 1
6	گورنمنٹ گرلز کالج حویلی لکھا	اکنامکس 1، انگلش 2، اردو 1، کیمسٹری 1، اسلامیات 1، ایجوکیشن 1
7	گورنمنٹ بوائز کالج حجرہ شاہ مقیم	بیالوجی 1، کیمسٹری 1، اکنامکس 1، انگلش 1، تاریخ 1، ریاضی 1، سوکس 1، پول سائنس 1
8	گورنمنٹ گرلز کالج حجرہ شاہ مقیم	کیمسٹری 1، فزکس 1، فارسی 1، کمپیوٹر سائنس 1، پول سائنس 1، فزیکل ایجوکیشن 1، انگلش 1، تاریخ 1، اسلامیات 1، جیوگرافی 1، شماریات 1، مطالعہ پاکستان 1، سوشیالوجی 1، بیالوجی 1۔

(ج) کالجز کی خالی سیٹوں پر سی ٹی آئی بھرتی کئے جا چکے ہیں اور ان سیٹوں کو حکومت مستقل بنیادوں پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

سرگودھا یونیورسٹی کا قیام و بھرتی کی تفصیلات

*3209: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا یونیورسٹی کا قیام چند سال قبل عمل میں آیا تھا؟

(ب) 2010 سے اب تک کتنے لوگ اس یونیورسٹی میں بھرتی ہوئے ہیں، بھرتی کئے گئے ملازمین کی گریڈ وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یونیورسٹی آف سرگودھا نومبر 2002 میں قائم ہوئی تھی۔

(ب) یونیورسٹی آف سرگودھا چانسلر / گورنر پنجاب سے منظور شدہ سروس قوانین کے تحت ریگولر اور کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتیاں کر رہی ہے۔ اس کا شمار ایک بڑی تعلیمی درسگاہ میں ہوتا ہے جس میں چار کالجز اور تیس شعبہ جات موجود ہیں۔ مزید برآں وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم پر دو

سب کیمپسز میانوالی اور بھکر میں قائم کئے گئے ہیں۔یونیورسٹی آف سرگودھا روز بروز ترقی کر رہی ہے اور ہر سال تقریباً 160 امتحانات (مختلف ڈگریوں کے لئے) بھی منعقد کئے جاتے ہیں جبکہ یونیورسٹیوں کے تینوں سرکاری کیمپسز میں تقریباً 29000 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ تعلیمی شعبہ جات کی ضروریات اور انتظامی شعبوں میں ملازمین کی ضرورت کے پیش نظر یونیورسٹی سروس رولز، ہائر ایجوکیشن کمیشن اور گورنر پنجاب سے منظور شدہ قوانین کی روشنی میں بھرتیاں کی جاتی ہیں۔ مطلوبہ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: گورنمنٹ ڈگری کالج بصیرپور کی عمارت کی تعمیر و مرمت و دیگر تفصیلات

*3247: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج بصیرپور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی باؤنڈری وال اور بلڈنگ خستہ حال ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ باؤنڈری وال کے ٹوٹنے کی وجہ سے بے شمار قیمتی اشیاء چوری ہو چکی ہیں، مذکورہ کالج میں لڑکوں اور اساتذہ کے لئے کوئی فرنیچر نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج کی باؤنڈری وال و بلڈنگ کو مرمت کرنے، فرنیچر خریدنے اور دوسری سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ کالج 1994 میں قائم ہوا کالج کی چار دیواری اور عمارت کا زیادہ تر حصہ خستہ حال ہے۔

(ب) باؤنڈری وال کا ایک حصہ گر جانے کی وجہ سے کالج کی رہائشی کالونی سے ایک عدد برساتی پائپ (پرنالہ) اور چند ٹوٹیاں چوری ہوئی تھیں۔ جس کی ایف آئی آر متعلقہ تھانہ میں درج کروا دی گئی جس کی کاپی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک اساتذہ کرام اور طالب علموں کے لئے فرنیچر کی کمی کی صورتحال کا تعلق ہے اس ضمن میں وضاحت یہ ہے کہ اساتذہ کرام کے لئے فرنیچر کافی ہے تاہم کالج کے 350 طالب علموں کے لئے 150 کرسیاں موجود ہیں جبکہ 200 کرسیاں مزید درکار ہیں۔

(ج) محکمہ اعلیٰ تعلیم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک مشترکہ سمری بھجوائی ہے جس میں صوبہ بھر کے کالجز کی missing facilities کے لئے منظوری کی درخواست کی گئی ہے۔اس سمری میں مذکورہ بالا کالج بھی شامل ہے اور اس کالج کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے 17 ملین روپے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد اس منصوبہ پر عملدرآمد کا آغاز کر دیا جائے گا۔ تاہم یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ کالج کی چار دیواری کا کچھ حصہ گر چکا ہے جس کے لئے M&R گرانٹ کو استعمال میں لانے کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کر لیا گیا ہے اور دیوار کی تعمیر کو جلد مکمل کروالیا جائے گا۔

سرگودھا: گرلز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3344: ڈاکٹر نادیہ عزیز: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔34 ضلع سرگودھا میں کتنے گرلز کالج ہیں۔کیا یہ درست ہے کہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کی آبادی والے حلقہ میں گرلز کالج کی تعداد انتہائی کم ہے؟

(ب) سرگودھا یونیورسٹی میں کتنے شعبہ جات کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی میں روزانہ کی بنیاد پر درجنوں لوگوں کو بغیر کسی انٹرویو اور میرٹ کے بھرتی کیا جا رہا ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پی پی۔34 ضلع سرگودھا میں گرلز کے لئے ایک ڈگری کالج فاروق کالونی سرگودھا میں موجود ہے جس میں تقریباً 2100 طالبات تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔اس کے علاوہ پی پی۔34 کے علاقہ میلہ منڈی گراؤنڈ میں ایک گرلز کالج کی تعمیر کی منظوری دی جا چکی ہے اور تعمیر کے لئے دو کروڑ روپے کی رقم فراہم کر دی گئی ہے اور تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔

(ب) یونیورسٹی آف سرگودھا میں کل 342 شعبہ جات کام کر رہے ہیں جس میں چار کالجز بھی شامل ہیں۔مزید برآں 7 ذیلی شعبہ جات بھی کالجز کا حصہ ہیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔یونیورسٹی آف سرگودھا سروس statutes جو کہ گورنر پنجاب سے منظور شدہ ہیں اور ایچ ای سی کے قواعد و قانون کے مطابق بھرتیاں کرتی ہے۔ تمام بھرتیاں میرٹ پر اور انٹرویو کے انعقاد کے بعد کی جاتی ہیں۔

ضلع اوکاڑہ: گرلز و بوائز کالجز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3348: محترمہ ثمینہ نور: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی۔185 اوکاڑہ میں کتنے گرلز اور بوائز کالجز ہیں اگر نہیں ہیں تو وہاں حکومت کا کب تک کالجز کھولنے کا ارادہ ہے؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

حلقہ پی پی۔185 میں کوئی بھی بوائز اور گرلز کالج نہیں ہے۔ البتہ اس حلقہ کے نزدیک ترین گوگیرہ کے علاقے میں ایک بوائز ڈگری کالج موجود ہے اور ایک گرلز کالج تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے علاوہ رینالہ خورد میں ایک بوائز اور ایک گرلز کالج موجود ہے۔ یہ کالجز حلقہ پی پی۔185 کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد: بوائز کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3411: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ کالج برائے بوائز تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) اس کالج میں کرسیوں، فرنیچر، بینچز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا اس کالج میں سائنس اور کمپیوٹر لیب موجود ہیں؟

(د) اس کالج میں لیکچرار اور ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں کتنی ہے اور کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالج کی missing facilities پوری کرنے اور خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورنمنٹ کالج برائے بوائز تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل 735 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ کلاس وار طالب علموں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

فرسٹ ایئر	سیکنڈ ایئر	تھرڈ ایئر	فورتھ ایئر	کل تعداد
381	262	53	39	735

(ب) کالج ہذا میں 328 کرسیاں، 85 بنچز، 77 سٹول اور 5 روسٹرم ہیں۔

(ج) کالج ہذا میں سائنس لیب ہے لیکن کمپیوٹر لیب نہ ہے۔

(د) کالج ہذا میں کل 23 اساتذہ کی اسامیاں ہیں جن میں سے 09 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اسامی	مضمون	تاریخ
1	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	بیالوجی	13-06-06 سے خالی ہے۔
2	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	باٹنی	06-11-15 سے خالی ہے۔
3	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	فزکس	99-12-05 سے خالی ہے۔
4	اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18)	سائیکالوجی	12-08-31 سے خالی ہے۔
5	لیکچرار (BS-17)	کیمسٹری	11-04-21 سے خالی ہے۔
6	لیکچرار (BS-17)	انگریزی	11-08-24 سے خالی ہے۔
7	لیکچرار (BS-17)	اردو	13-05-23 سے خالی ہے۔
8	لیکچرار (BS-17)	تاریخ	13-08-13 سے خالی ہے۔
9	لیکچرار (BS-17)	زوالوجی	13-12-08 سے خالی ہے۔

(ہ) جہاں تک missing facilities کا تعلق ہے محکمہ اعلیٰ تعلیم صوبے بھر کے کالجز سے اعداد و شمار اکٹھے کر رہا ہے تاکہ مرحلہ وار تمام کالجز کی اشد ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ مالی سال 15-2014 کا آغاز ہو چکا ہے اور اس مالی سال کے دوران کالجز کی missing facilities کی مرحلہ وار فراہمی کو یقینی بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ جہاں تک خالی اسامیوں کو پُر کرنے کی بات ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ لیکچرار (BS-17) کی تمام بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔ دور دراز کے علاقہ جات میں نئی بھرتی پر سیٹیں پُر کی جاتی ہیں تاہم بعد ازاں ٹرانسفر کے ذریعے اساتذہ اپنے نزدیکی علاقوں میں چلے جاتے ہیں جس وجہ سے ان علاقوں میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ اسسٹنٹ پروفیسر (BS-18) کی تعیناتی ترقی کے بعد کی جاتی ہے اور حکومت جلد ہی ترقی کے ذریعے اسسٹنٹ پروفیسر کی خالی اسامیوں کو fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس صورتحال کے باوجود اساتذہ کی وقتی کمی گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق CTI کے ذریعے ہر سال پوری کی جاتی ہے۔ اس طرح طلباء کا تعلیمی لحاظ سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔ گورنمنٹ کالج برائے بوائز تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں سیٹیں خالی ہیں لیکن تمام سیٹیں فی الحال CTI کے ذریعے پُر کی گئی ہیں اور جلد ہی ان خالی سیٹوں پر اساتذہ بذریعہ تبادلہ تعینات کر دیا جائے گا۔

تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد۔ گرلز ڈگری کالج سے متعلقہ تفصیلات

*3412: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج خواتین تاندلیانوالہ (فیصل آباد) میں طالبات کی تعداد 1200 ہے جبکہ ان کے بیٹھنے کے لئے صرف 200 کرسیاں / بنچ ہیں؟

(ب) اس کالج میں ابھی تک کمپیوٹر اور سائنس لیب نہ ہیں، سائنس لیکچرار و کمپیوٹر لیکچرار کی اسامیاں بھی سرے سے نہ ہیں، اگر اسامی ہے بھی تو ان پر کوئی تعیناتی نہ ہوئی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس کالج کے لیکچرارز اور دیگر اسامیاں پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) کالج ہذا میں 1066 طالبات زیر تعلیم ہیں جن کے لئے 225 عدد بنچ (675 طالبات کے بیٹھنے کے لئے) اور 304 عدد کرسیاں موجود ہیں۔ مزید برآں اس سال revenue گرانٹ میں سے مزید 390 کرسیاں کالج کو فراہم کر دی جائیں گی جن کی منظوری ہو چکی ہے۔

(ب) کالج ہذا میں کمپیوٹر لیبارٹری تعمیر ہو چکی ہے کمپیوٹر کی متعلقہ اسیسریز اور فرنیچر وغیرہ خریدنے کے لئے ریونیو گرانٹ اس سال 15-2014 میں allocate ہو چکی ہے اور جلد ہی یہ تمام چیزیں خرید کر کالج ہذا کی لیبارٹری مکمل کر دی جائے گی۔ فی الحال کالج ہذا نے اپنی مدد آپ کے تحت کمپیوٹر لیب میں کمپیوٹرز کا اہتمام کر رکھا ہے۔ کمپیوٹر ٹیچر موجود ہے جو کہ طالبات کو کمپیوٹر کی تعلیم سے آراستہ کر رہی ہے۔ سائنس کی لیبارٹریز مع سامان موجود ہے۔ سائنس کی اسامیاں بھی موجود ہیں جبکہ باٹنی، کیمسٹری، ریاضی اور زوالوجی کی اسامیاں خالی ہے۔ تاہم ان اسامیوں پر محکمہ تعلیم کی مرضی کے مطابق CTI بھرتی کی گئی ہے جو کہ تدریسی فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(ج) محکمہ تعلیم نے کالجز میں لیکچرار کی خالی اسامیوں پر بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو بھیجنے کے لئے سمری تیار کر لی ہے جن پر کمیشن جلد ہی بھرتی کا عمل شروع کرے گا۔ تاہم کالجز میں اساتذہ کی کمی کو دور کرنے کے لئے محکمہ تعلیم کی ہدایت پر پرنسپلز نے اپنے اپنے کالجز میں ضرورت کے مطابق CTIs بھرتی کر لئے ہیں جو تدریسی فرائض سرانجام دے رہے

ہیں۔ دیگر اسامیوں پر بھرتی کرنے کے لئے فہرستیں تیار کرلی گئی ہیں جن پر جلد ہی بھرتی کرلی جائے گی۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: کالج میں طالبات اور اساتذہ کی شرح کے بارے میں تفصیلات

*3526: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تعلیم کے یارڈ سٹک کے مطابق کسی تعلیمی ادارے میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد کا تناسب کیا ہونا چاہئے؟

(ب) گورنمنٹ کالج برائے خواتین ٹوبہ ٹیک سنگھ میں طالبات اور اساتذہ کی شرح تناسب کیا ہے کتنی طالبات کو ایک استاد میسر ہے؟

(ج) اگر حکومت مذکورہ کالج میں سٹاف کی شدید کمی کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا حکومت کالج مذکورہ بالا میں نان ٹیچنگ سٹاف کی شدید کمی کو بھی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہائر ایجوکیشن (رانا مشہود احمد خان):

(الف) محکمہ تعلیم کے یارڈ سٹک کے مطابق کسی تعلیمی ادارے میں طلباء اور اساتذہ کی تعداد کا تناسب 1:60 ہوتا ہے۔

(ب) مذکورہ کالج میں طلبہ کی تعداد 3122 ہے اور اساتذہ کی تعداد 31 ہے۔ اس طرح 93 طالبات کو ایک استاد میسر ہے۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ کو 36 اساتذہ کی نئی سیٹوں کی ڈیمانڈ مل چکی ہے جو کہ پبلک سروس کمیشن کو جلد بھجوادی جائے گی۔

(د) حکومت پنجاب نے بھرتیوں پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ کالج میں نان ٹیچنگ سٹاف کل منظور شدہ اسامیاں 32 ہیں جن میں سے 25 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ 7 اسامیاں خالی ہیں جس کو بذریعہ ٹرانسفر جلد از جلد پورا کیا جائے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ نگہت شیخ صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہیں۔

محترمہ نگہت شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے مختصراً آج پھر یہ گزارش کرنی ہے کہ جس طرح پچھلے پانچ سالوں میں یہ پریکٹس رہی ہے کہ سوالات کی کاپی پہلے مل جاتی تھی اور معزز ممبران کو یہ پتا ہوتا تھا کہ ہمارے سوالات آ رہے ہیں جس کی وجہ سے mostly سوالات take up ہو جاتے تھے، اب مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ پچھلے پانچ سالوں میں جو پریکٹس رہی ہے وہ ٹھیک تھی یا ان ڈیڑھ سالوں میں جو پریکٹس چل رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ معاملہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں آگیا ہے اور اس پر کام ہو رہا ہے، ایک آدھ دن میں آپ کو بتا دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جب ایم پی ایز کی گاڑیاں مال روڈ سے turn کر کے اندر آتی ہیں تو وہاں پر ان کو چیکنگ کے لئے روک لیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ایک لمبی لائن لگ جاتی ہے اور مال روڈ کی regular ٹریفک رُک جاتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر آپ نے گاڑیوں کے بونٹ کی چیکنگ کرنی ہے تو اس کو تھوڑا آگے چیک کر لیں تاکہ پیچھے جو ٹریفک آ رہی ہے اس کا flow خراب نہ ہو۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب! سکیورٹی کے معاملات کو آپ دیکھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سکیورٹی کے معاملات discuss ہو رہے ہیں، کرنل صاحب بھی تشریف فرما ہیں یہ forces سے ہی آئے ہیں، میں ابھی پچھلے دنوں پشاور گیا تھا تو وہاں پر شدید سکیورٹی تھی، جب ہم چیک پوسٹ سے گزرے ہیں تو وہاں پر وردی میں جو سکیورٹی اہلکار تھے، وہ آئے ان کے پاس چھوٹا سا کوئی آلہ تھا گاڑی کے ساتھ touch کرتے تھے، گاڑی ان کے پاس سے گزر رہی تھی اور چیک ہوتی جا رہی تھی یعنی بونٹ، ڈگی کو کھولنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اس سے آپ کیا چیک کر رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس کے ذریعے سے ہمیں explosive indicate ہو جاتا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر داخلہ کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اسی طرح کا arrangement کریں، بار بار بونٹ کو کھولنا ٹھیک نہیں ہوتا، بعض اوقات تو وہ صحیح طرح سے بند بھی نہیں ہوتا۔ وہاں پر ٹھکا ٹھک ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے ٹائم بھی بہت لگ جاتا ہے اور پیچھے سے ٹریفک بھی بلاک ہو جاتی ہے اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ security arrangements کو improve کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، سکیورٹی بھی improve کریں اور اس کے لئے لائن بھی علیحدہ سے لگوائیں تاکہ دوسری ٹریفک میں hurdle پیدا نہ ہو، سکیورٹی والوں سے بھی کہیں اور آپ خود بھی اس کو monitor کریں۔

وزیر داخلہ (کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ): ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 908/14 شیخ علاؤالدین کی طرف سے ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

لاہور میں بڑھتی ہوئی آلودگی سے سانس کی بیماریوں میں اضافہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں عرض ہے کہ WHO کی 2011 کی رپورٹ میں لاہور کا جو data دیا گیا ہے وہ 04-2003 کا ہے جو گیارہ سال پرانا ہے۔ لاہور شہر کی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے گزشتہ سالوں میں حکومت پنجاب نے بہت سارے اقدامات اٹھائے ہیں جن میں سے چند ایک میں عرض کر دیتا ہوں۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس نے لاہور میں صفائی کے نظام کو بہتر کیا ہے اور سڑکوں کے کناروں سے اڑتی ہوئی دھول پر قابو پایا ہے۔ انڈر پاسسز اور فلائی اوورز تعمیر کئے گئے ہیں جس سے ٹریفک کی روانی میں بہتری آئی ہے۔ رنگ روڈ کے منصوبے سے ٹریفک کی آلودگی میں قابل ذکر کمی آئی ہے اور اس کے علاوہ دھواں دینے والی ویگنوں کو بھی ختم کر کے نئی بسیں چلائی گئی ہیں۔ مزید برآں لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی کے قیام اور میٹرو بس سروس سے شہر میں ٹریفک کی آلودگی کم ہوئی ہے۔ لاہور شہر سے دور سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ میں تین سو فیکٹریاں چل رہی ہیں اور مزید فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں۔ ضلع لاہور میں اکتالیس فیکٹریوں نے آلودہ پانی کو صاف کرنے کے لئے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رکھے ہیں، دریائے راوی کی

آلودگی کو پاک کرنے کے لئے واساد و ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے پر کام کر رہا ہے۔ فضائی آلودگی کی monitoring کے لئے محکمہ کی ایک موبائل فیکٹری باقاعدگی سے کام کر رہی ہے اور EPA کے تینوں مانیٹرنگ یونٹ مرمت ہونے کے بعد درست طور پر اپنا کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جن دو جگہوں کا ذکر کیا ہے کہ یہاں پر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رہے ہیں کبھی آپ نے یہاں پر خود بھی visit کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض کروں گا کہ واقعی اس وقت آلودگی کا مسئلہ بہت serious ہے، حکومت پنجاب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آلودگی کی تینوں اقسام جیسے فضائی آلودگی، زمین کے اوپر کی آلودگی اور زمین کے اندر پانی کی جو آلودگی ہے تینوں پر مفصّل طور پر کام کر رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس پر ایک پالیسی بھی بننے والی ہے جس سے آلودگی پر قابو پالیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ اپنے محکمہ سے مفصل رپورٹ لیں کہ یہ جو آپ دریائے راوی پر دو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا رہے ہیں، مجھے بھی بتائیں کہ یہ کس جگہ پر لگا رہے ہیں اور میں خود بھی اس کو visit کرنا چاہوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جس دن میں جاؤں گا آپ بھی میرے ساتھ چلیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 942/14 چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی طرف سے ہے، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ضلع لاہور میں۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ بھی میرے ساتھ visit کرنے چلیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، شکریہ

صوبائی دارالحکومت میں کارخانوں کو ٹائر جلا کر تیل نکالنے کی اجازت سے شہری کینسر جیسے سنگین مرض میں مبتلا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ضلع لاہور میں ٹائروں سے تیل نکالنے والے چالیس کارخانے موجود ہیں، یہ تمام کارخانے غیر قانونی ہیں کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے کسی کو بھی اجازت، این او سی جاری نہیں کیا۔ ان کارخانوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کے پیش نظر محکمہ تحفظ ماحول نے ان کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے سترہ یونٹس کو seal کیا ہے تاہم seal ہونے والے سترہ یونٹوں میں سے نو یونٹوں نے سول کورٹ، ہائیکورٹ سے stay order حاصل کر لئے ہیں۔ اس وقت ضلع لاہور میں چالیس استعمال شدہ ٹائروں سے تیل نکالنے والے کارخانوں میں سے چوبیس بند ہیں، مندرجہ بالا چالیس کارخانے بشمول چوبیس بند کارخانوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید برآں صوبائی دارالحکومت اور مختلف اضلاع کے انتیس یونٹس نے Environmental Agency Punjab کے Environmental approval نہ دینے پر Environmental Tribunal میں اپیلیں دائر کی ہیں جن میں ان کو stay مل گیا ہے۔ Stay ختم کروانے کے لئے حسب ضابطہ عدالتوں میں کارروائی جاری ہے۔ ان تمام cases کو اچھے طریقے سے follow کیا جا رہا ہے۔ Environmental Tribunal میں سابقہ پیشی 13۔جنوری تھی اور اس کی باقاعدگی سے پیروی جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عدالتوں کے حکم کے مطابق یہ کارروائی بھی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کیا گیا اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 14/983 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! وہ عمرہ پر گئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی ہے، یہ تو اب ایوان کی پراپرٹی ہے، شیخ صاحب کی 24 تاریخ تک کی request تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا نمبر 14/983 ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محکمہ خوراک کے عملہ کی عدم توجہ کی وجہ سے زائد المیعاد گوشت کی سپلائی کے سکینڈل کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! پنجاب فوڈ اتھارٹی کا دائرہ کار صرف صوبہ پنجاب تک محدود ہے تاہم پھر بھی ادارہ ہذا کی جانب سے پنجاب فوڈ اتھارٹی کی تمام ٹیمیں ضلع لاہور میں لوگوں تک تازہ اور حلال جانوروں کے گوشت کو پہنچانے کا مؤثر طور پر بندوبست کرتی ہے، گوشت کو باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اور اس بات کی تسلی کی جاتی ہے کہ گوشت پر محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کی سٹیمپ موجود ہو۔ باسی اور خراب گوشت کو موقع پر ضائع کیا جاتا ہے، وفاقی حکومت کے طے شدہ قوانین کے مطابق پاکستان میں بیرون ملک سے گوشت کی درآمد اور برآمد کی ذمہ داری وزارت تحفظ خوراک پاکستان کی ہے۔ پنجاب فوڈ اتھارٹی---

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ علاؤالدین صاحب ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: آپ کو عمرہ مبارک ہو۔

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ خیر مبارک۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 14/983 اس وقت چل رہی ہے، اس سے پہلے بھی آپ ہی کی تحریک التوائے کار تھی جس پر میں نے ان سے کہا ہے کہ میں خود بھی وہاں پر جانا چاہتا ہوں۔ شیخ علاؤالدین صاحب! آپ اور ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ پارلیمانی

سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم نے راوی پر polluted water کے لئے دو واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے شروع کر دیئے ہیں، ہم اس کو خود دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس میں کیا کچھ progress ہے---

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب میکڈونلڈ والی تحریک التوائے کار کا جواب دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اس وقت اسی کا جواب دے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس سلسلے میں، میں نے پہلے بھی گزارش کی تھی، اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے۔ میں نے یہ گزارش کی تھی کہ وزیر خوراک اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: چلیں! ان سے بھی جواب لے لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے، یہ خوراک کا مسئلہ ہے۔ میں بار بار گزارش کرتا ہوں کہ جب میرے بھائی گوندل صاحب ہر چیز کا جواب دیتے ہیں تو متعلقہ منسٹر کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ actually محکمے کا کیا مسئلہ ہوا ہوا ہے۔ آپ یہ دیکھ لیں کہ 71 ٹن گوشت آیا ہے، تین مہینے میں 236 ملین ڈالر پاکستان سے باہر گیا ہے۔ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں اور یہ سٹیٹ بنک کی رپورٹ ہے کہ میکڈونلڈ اور کے ایف سی نے پاکستان کے 236 ملین ڈالرز regular طریقے سے باہر بھیجے ہیں، irregular کتنے بھیجے ہوں گے آپ سوچ ہی نہیں سکتے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے آپ مہربانی کر دیجئے ویسے تو جو آپ کا حکم لیکن میری استدعا ہے کہ آپ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں چونکہ میں چاہتا ہوں کہ وزیر خوراک اس پر توجہ دیں۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب یہاں تشریف فرما ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے اسی لئے عرض کرنے کی جرأت کی ہے، میں نے انہیں دیکھ کر کہا ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! اسے pending کر لیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: گوندل صاحب! یہ تحریک التوائے کار pending کی جاتی ہے، آپ نے اس کی latest position لے کر آنا ہے اور سوموار کو جواب دینا ہے۔ پھر میں اس بارے میں وزیر صاحب سے بھی پوچھوں گا۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر خوراک (جناب بلال یٰسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1096/14 شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے۔

جناب سپیکر: ذرا آرام آرام سے پڑھیں تاکہ آپ کی بات کی سب کو سمجھ آئے۔

والڈ سٹی آف لاہور کی بہتری کے لئے قرضے میں خُورد بُرد کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب کی طرف سے بحالی ثقافت اندرون لاہور کے پراجیکٹ کے لئے 226 ملین روپے منظور کرائے گئے جو کہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی زیر نگرانی گرانٹ نمبر 36 میں رکھے گئے۔ اندرون لاہور میں تعمیراتی کام کی نوعیت اور مقامی لوگوں کے رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے کام مکمل نہیں ہو سکا اس لئے 106 ملین روپے کی رقم کو بروقت پنجاب حکومت کو واپس کر دیا گیا۔ مورخہ 30-06-2014 کو اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ جنرل نے چار بلز کی وضاحت طلب کی کہ یہ بل والڈ سٹی پراجیکٹ نے جمع کرائے ہیں یا نہیں جس کے جواب میں تحریری طور پر وضاحت کی گئی کہ یہ چاروں بل والڈ سٹی پراجیکٹ نے جمع نہیں کرائے۔ مزید برآں مورخہ 01-07-2014 کو والڈ سٹی پراجیکٹ کی طرف سے اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس کو مطلع کیا گیا کہ ان جعلی بلوں اور اس جعل سازی میں ملوث اکاؤنٹنٹ جنرل آفس کے ملازمین کے خلاف انکوائری کی جائے جس پر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے آفس نے کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس اسلام آباد کو تحریری اطلاع دی کہ جعلی چار بل جو کہ بظاہر والڈ سٹی پراجیکٹ کی طرف سے بنانے کی کوشش کی گئی تھی اور یہ بلز زاہد رشید سابقہ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی

دراز میں sanctioned order کے بغیر پائے گئے۔اس کے علاوہ جعلی مہر، جعلی دستاویزات، جعلی چیک بک اور چند قلم زاہد رشید سابق اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے کمرے میں پائے گئے جس پر کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس اسلام آباد نے محکمہ NAB میں زاہد رشید سابق اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے خلاف انکوائری کے لئے درخواست کی۔ والڈسٹی آف لاہور پراجیکٹ نے اکاؤنٹنٹ جنرل کے ساتھ اپنے بلوں کی reconciliation کی درخواست کی جس پر اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب نے جعلی چیکوں کی ادائیگی کو بروقت رکوادیا۔مزید وزیراعلیٰ پنجاب نے اس معاملے کی چھان بین کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کو والڈسٹی پراجیکٹ اس وقوعہ کی تفصیل دے چکا ہے جبکہ محکمہ خزانہ، محکمہ لوکل گورنمنٹ، انسپکٹر آف ٹریژری اینڈ اکاؤنٹس کے محکموں کو بھی reconciliation رپورٹ بھجوائی جاچکی ہے تاحال ابھی انکوائری فائنل نہیں ہوئی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے بھی یہ توجہ سے سنا لیکن یہ دیکھ لیجئے کہ پنجاب کا اربوں روپیہ ان لوگوں کی disposal پر ہے جو ہر بل پاس کرنے کے لئے کھلے عام پیسے لیتے ہیں اور یہ کہا جاتا ہے چونکہ یہ فیڈرل کے تحت ہے لیکن پیسا پنجاب کا ہے اس لئے اس پر توجہ دے لیں۔ 30۔جون کا واقعہ ہے کہ میں اکاؤنٹنٹ جنرل کے کمرے میں تھا اور میرے سامنے وہاں جو مار دھاڑ ہوئی انہوں نے نیا آدمی appoint کیا تو پہلے اکاؤنٹنٹ جنرل رانا زاہد نے پولیس کے ذریعے کمرے کا قبضہ چھوڑا۔ کھلے عام پیسے چلتے ہیں 15 سے 30۔جون تک ان کی چاند رات ہوتی ہے۔ یقین کیجئے کہ اے جی آفس میں چھ چھ، سات سات فیصد کے حساب سے ایک ایک بل پر پچاس پچاس لاکھ روپے رشوت لی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کیا گیا لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ گوندل صاحب! آپ کو پتا ہے کہ اس کی رپورٹ کدھر کدھر جا رہی ہے اس لئے آپ اپنے طور پر اسے pursue کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! انشاء اللہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1097 بھی آپ کی ہے، اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

والڈ سٹی لاہور اتھارٹی اندرون شہر لاہور کی تاریخی اور پرانی عمارات کی مرمت و بحالی میں ناکام

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): شکریہ۔جناب سپیکر! Project Management Unit کے تحت دہلی دروازہ سے چوک کوتوالی منصوبے کا کام 96 فیصد تک مکمل کر لیا گیا ہے۔اس میں باقی چار فیصد کام بجلی کی کیبل کی لگوائی،اس کام کی تکمیل لیسکو کی منظوری کی وجہ سے رکی ہوئی ہے جو کہ جلد از جلد مکمل کر لی جائے گی۔ پائلٹ پراجیکٹ پر کئے جانے والے کاموں کی تفصیل یہ ہے کہ 33 گلیوں میں 527 گھروں کو facility مہیا کی گئی۔ شاہی گزر گاہ میں سڑک کے دونوں اطراف 162 دکانوں اور اوپر کی منزل کی rehabilitation، 48 گلیوں میں انفراسٹرکچر کی تبدیلی، پائلٹ پراجیکٹ پیکیج-I میں دہلی گیٹ سے چوک پرانی کوتوالی تک انفراسٹرکچر کا کام زیر زمین ہے اور اس میں سیوریج سسٹم، سٹور، واٹر سسٹم زیر زمین high-tension cable، ٹیلی کام کیبل، پینے کے صاف پانی کے لئے لائنیں بچھائی گئی ہیں جبکہ یہی کام اوپر دی گئی 48 گلیوں میں بھی مکمل کیا گیا ہے۔ شاہی حمام اور مسجد وزیر خان کے گرد و اطراف سے 57 تجاوزات کو ختم کر دیا گیا ہے۔ دہلی دروازہ قابضین سے خالی کروایا جا چکا ہے۔ شاہی حمام کی بحالی کا کام شروع ہے جس پر عالمی معیار کے مطابق کام کیا جا رہا ہے اور وہ بھی جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ دہلی دروازہ سے چوک کوتوالی تک کی جانے والی تزئین و آرائش کی حامل عمارات پر بھی کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ پراجیکٹ پیکیج-I کے تحت تاریخی عمارات کے بارے میں علامتی سائن بورڈ ٹورسٹ کی سہولت کے لئے نصب کئے گئے ہیں، محمدی محلہ اندرون لاہور کی تزئین و آرائش ہو چکی ہے۔ والڈ سٹی ایکٹ لاہور کے تحت rules and regulation by laws کی تیاری آخری مراحل میں داخل ہو چکی ہے جسے منظوری کے لئے اتھارٹی کی میٹنگ میں پیش کیا جائے گا جو transition period سے گزر رہی ہے۔ والڈ سٹی آف لاہور اتھارٹی کے notified area میں کام کرنے والے سابقہ ادوار کی ٹرانسفر کا عمل کیا جا چکا ہے۔ شاہی قلعہ کے قریب فورٹ روڈ، فوڈ سٹریٹ کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔ کچھ لوگ پرانے تاریخی مکانات کو مسمار کر کے پلازے تعمیر کرنا چاہتے ہیں ان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ تاریخی مقامات کو محفوظ رکھنے کے لئے اتھارٹی نے انفورسمنٹ قائم کی ہے جو کہ دن رات کام کر رہی ہے۔ پائلٹ پراجیکٹ چار فیز پر محیط ہے جس کا پیکیج-I دہلی دروازہ تا چوک کوتوالی مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ باقی جو کام ہیں ان کے

بھی PC-1 تیار ہیں، اس کے علاوہ تاریخی علاقے کی مکمل دیکھ بھال کے لئے ایک کنسلٹنٹ کمپنی کی خدمات آغا خان ٹرسٹ کی معاونت سے حاصل کی گئی ہیں جس کے لئے PC-II لوکل گورنمنٹ کے ذریعے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوایا گیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس میں شاہی حمام کا جو ذکر آ گیا ہے میں نے کہیں نہیں کیا تھا۔ میں نے فوڈ سٹریٹ کا ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ میرے بھائی جان نے شاہی حمام کا بڑے زور سے ذکر کیا ہے۔ شاہی حمام مسئلہ نہیں ہے بلکہ مسئلہ ان لوگوں کے گھروں کا ہے جو اتنی استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ اپنے گھر مرمت کرا لیں۔ آپ یقین کیجئے کہ Athens میں انہوں نے جس طریقے سے کئی ہزار سال پرانے شہر کو maintain کیا ہے یہ تمام والڈ سٹی اسی طرح بچنی چاہئے۔ مکانات گر رہے ہیں، میں نے گزارش کی تھی کہ آپ کسی طریقے سے funding کر کے ان مکانات کو بچائیں۔ آغا خان ٹرسٹ کا اپنا کمال اور ہے اگر میں اس پر بحث شروع کروں گا تو شام ہو جائے گی۔ جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں ان کے مکانات نہایت بُری حالت میں ہیں اور مکانات گر رہے ہیں۔ میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری نے ذکر کیا ہے کہ پلازے بن رہے ہیں۔ پورا پیپل ویہڑا، شاہ عالم مارکیٹ کا اندرون علاقہ اور رنگ محل یہ تمام علاقے کمرشل convert ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: Walled City Authority کے سربراہ یہاں خود آئیں اور briefing دیں تو بہتر رہے گا۔ وہاں پرانے مکانات کی صورتحال کیا ہے اور محکمہ والے ان کو کچھ facilitate کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس briefing سے ہم سب کو پتا چل جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ ان کو بُلا لیتے ہیں۔ جب وہ briefing دیں تو شیخ علاؤالدین بھی آپ کے ساتھ تشریف فرما ہوں اور اگر شیخ صاحب کہیں تو اس علاقے کا visit کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ بڑی اچھی بات ہے۔ ان کو یہاں بُلائیں اور میں ان کو visit کراتا ہوں کہ اندرون شہر کا علاقہ کس بُری حالت میں ہے۔ ہم نے شاہی حمام کو کیا کرنا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! وہ بھی پرانا علاقہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ شاہی حمام کو عوام نے استعمال نہیں کرنا۔ وہاں تو عوام کو کوئی گھسنے نہیں دے گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کبھی کبھی عوام بھی ایسی جگہ پر پہنچ جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بجا فرما رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فوڈ سٹریٹ کی بات کر رہے ہیں۔ آپ تو وہاں پر کبھی نہیں گئے ہوں گے لیکن یقین کریں کہ فوڈ سٹریٹ کے اندر ستائیس سو روپے per head charge کیا جا رہا ہے تو کیا وہاں پر غریب آدمی جا سکتا ہے؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! اس سے بھی زیادہ پیسے لئے جا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ دیکھیں، ڈاکٹر فرزانہ نذیر کہہ رہی ہیں کہ اس سے بھی زیادہ پیسے charge کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! Walled City Authority کے سربراہ کو یہاں اسمبلی میں کسی دن بُلائیں تاکہ وہ مجھے اور شیخ صاحب کو briefing دیں۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کی بہتری کے لئے کیا کچھ کیا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! گوندل صاحب ہمارے ساتھ چلیں۔ ہم انہیں بتاتے ہیں کہ فوڈ سٹریٹ عوام کے لئے ہے یا خواص کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو محرک مزید press نہیں کرتے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1107/14، شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پنجاب کے سرکاری تعلیمی اداروں میں معیار تعلیم کم ہونے کی وجہ سے سکولوں سے طلباء وطالبات کے اخراج کی تعداد میں مسلسل اضافہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!محکمہ تعلیم (سکولز)معزز ایوان کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہے کہ سال 13-2012میں سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ایک کروڑ،8لاکھ اور 50ہزار تھی جو کہ سال 14-2013میں بڑھ کر ایک کروڑ،10لاکھ اور 4ہزار ہو گئی ہے۔موجودہ تعداد میں ایک لاکھ اور 54ہزار طلباء کا اضافہ ہوا ہے۔مزید برآں محکمہ تعلیم نے پورے صوبہ میں طلباء کی تعداد کے تناسب سے اساتذہ کی re-allocation کی ہے۔اس طرح سے ایسے سکولز جن میں اساتذہ کی تعداد طلباء کے تناسب سے زیادہ تھی اُن کو وہاں سے تبدیل کر کے ایسے سکولوں میں تعینات کر دیا گیا ہے کہ جہاں اساتذہ کی کمی تھی۔اس طرح سے سکولوں میں اساتذہ کی کمی کا مسئلہ ممکنہ حد تک حل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر!طلباء اور اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے کے لئے ایک مربوط monitoringکا نظام قائم ہے جس میں 939کے قریب Monitoring and Evaluation Assistants تعینات ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر Android Tablet کے ذریعے on line & real time حاضری چیک کرتے ہیں۔ان کاوشوں کے نتیجہ میں محکمہ تعلیم اساتذہ کی حاضری کو 90فیصد تک لانے میں کامیاب ہوا ہے۔

جناب سپیکر!محکمہ تعلیم(سکولز)نہایت احترام سے اس معزز ایوان کو مطلع کرنا چاہتا ہے کہ یہ بات درست نہ ہے کہ سرکاری سکولوں کی enrollmentاب کم ہو گئی ہے بلکہ سابقہ سال سے 80لاکھ زیادہ ہوئی ہے۔اس وقت سرکاری سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی کل تعداد ایک کروڑ،10لاکھ اور 4ہزار ہے۔سو فیصد بچوں کو سکولوں میں لانے کے لئے محکمہ تعلیم (سکولز)نے اس سال 39لاکھ اور 98ہزار بچوں کو سکولوں میں لانے کا ہدف مقرر کیا تھا۔مسلسل کاوشوں سے نہ صرف یہ ہدف حاصل کر لیا گیا ہے بلکہ 4لاکھ اور 40ہزار طلباء ہدف سے زائد داخل کئے گئے ہیں۔مزید برآں سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے رواں سال میں 32ہزار کے لگ بھگ اساتذہ کی بھرتی نہایت شفاف طریق کار کے تحت کی جارہی ہے جس سے اساتذہ کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا اور ہمیں امید واثق ہے کہ 22-مارچ 2015تک یہ بھرتی مکمل کر لی جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو کچھ کہا ہے میں اس پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ آپ دیکھ لیں میں نے اپنی اسی تحریک التوائے کار میں کہا ہے کہ ایچی سن کالج کے اساتذہ کو 17 کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! میری ایک بات ذرا دھیان سے سُنیں۔ آپ ایچی سن کالج کا ذکر کر رہے ہیں جس کے چیئرمین گورنر پنجاب ہوتے ہیں اور گورنر صاحب کے conduct کو یہاں زیر بحث نہیں لایا جا سکتا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایک Board of Governors ہے جس کو پنجاب حکومت تشکیل دیتی ہے۔ میں گورنر پنجاب کے بارے میں کچھ نہیں کہہ رہا کیونکہ وہ تو اکثر چھٹی پر رہتے ہیں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ Board of Governors پنجاب حکومت بناتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی بات انہوں نے نوٹ کر لی ہے۔ محرک اپنی تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتے اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1111/14 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

گورنمنٹ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور میں نصب ٹیوب ویل کے ٹرانسفار کی خرابی

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں الاٹیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے دو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جن کے ذریعے---(شور و غُل)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

میں تمام معزز ممبران سے ملتمس ہوں کہ گپ شپ کے لئے آپ کے پاس لابی موجود ہے۔ آپ اگر گپ شپ لگانا چاہتے ہیں تو وہاں تشریف لے جائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے رہے ہیں اور آپ کے شور کی وجہ سے میں ان کی بات سُن نہیں پا رہا۔ آپ مہربانی کر کے یہاں آپس میں باتیں کم کیا کریں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں الاٹیوں کو پانی کی فراہمی کے لئے دو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جن سے ڈائریکٹ اور اوور ہیڈ ٹینکی کے ذریعے پانی کی فراہمی بلا تعطل جاری ہے۔اس سے پہلے مورخہ 25۔اپریل2014 کو بڑی گراؤنڈ کے قریب والے ٹیوب ویل کے پاس لگا ہوا100-KV کا ٹرانسفارمر چوری ہو گیا تھا جس کی ایف آئی آر اس وقت کے ایس ڈی او،بلڈنگ سب ڈویژن نمبر2،چوبرجی گارڈن اسٹیٹ نے پولیس سٹیشن لٹن روڈ میں درج کروا دی تھی۔حسب ضابطہ پرچہ درج ہوا اور اس کی تفتیش جاری ہے اور وقتاً فوقتاً واپڈا اتھارٹی لیسکو سے نیا ٹرانسفارمر لگانے کے لئے رجوع کیا جاتا رہا ہے۔ کافی تگ و دو کے بعد لیسکو نے بذریعہ چٹھی نمبر16-5912 مورخہ 5۔دسمبر2014 کو مطلع کیا کہ ہمارے پاس ٹرانسفارمر موجود نہیں ہے۔آپ ہماری منظور شدہ کمپنیوں سے ٹرانسفارمر خرید کر کے ہمیں مہیا کریں۔لیسکو کی طرف سے لکھی گئی چٹھی کی روشنی میں نئے ٹرانسفارمر کی خرید کے لئے منظور شدہ کمپنیوں سے کوٹیشن بذریعہ چٹھی نمبر26-8921 مورخہ 9۔دسمبر2014 کو طلب کی گئیں جو کہ مورخہ 18-12-2014 کو وصول ہو گئیں ہیں۔حسب ضابطہ نیا ٹرانسفارمر لینے کے لئے محکمہ سے تحرک کیا جا رہا ہے۔نیا ٹرانسفارمر لگنے کے بعد یہ تیسرا ٹیوب ویل بھی چالو کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر:جواب تسلی بخش ہے۔محرک اس تحریک التوائے کار کو press نہیں کرتے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

گنے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث ہے۔بحث کا آغاز وزیر خوراک کریں گے۔اس بحث میں جو معزز ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔

جناب طارق محمود باجوہ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔آپ گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث شروع کروا رہے ہیں لیکن اس وقت ایوان میں صرف دس معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں۔آپ

اس کے لئے کوئی اور دن مقرر کر لیں۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے اس لئے اس بحث کو کسی اور دن کے لئے رکھ لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ معزز ممبران اس میں حصہ لے سکیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بات کئی دنوں سے چل رہی ہے۔ اب میں کیا کروں، معزز ممبران کو کس طرح ایوان میں لے کر آؤں، کیا میں ان کو گھروں سے لے کر آؤں؟ They should come.

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! آپ معزز ممبران کو گھروں سے نہ لائیں لیکن کورم تو پورا کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پہلے بھی دو اہم issues کے اُوپر بحث رکھی گئی تھی۔ پچھلے working day پر صحت سے متعلق مسائل پر عام بحث رکھی گئی تھی لیکن المیہ یہ ہے کہ ہمارے بھائی خواجہ سلمان رفیق بہت pushing ہیں، دن رات بہت بھاگتے اور محنت کرتے ہیں لیکن ان کو وزیر نہیں بنایا گیا اگر وہ وزیر ہوتے تو بحث مکمل ہو جاتی۔ پارلیمانی سیکرٹری، خواجہ عمران نذیر رات کو ملک سے باہر چلے گئے اور اس وجہ سے صحت پر بحث نہ ہو سکی۔ پولیو والوں کی مہربانی ہے کہ وہ آ گئے اور اس کی آڑ لے کر ہم نے کہا کہ پولیو والوں کی بات سُن لیں اور بحث ملتوی ہو گئی۔ یہ اچھا طریق کار نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج بحث ہونی چاہئے کیونکہ منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں اور معزز ممبران بھی موجود ہیں۔ معزز ممبران کی تعداد تو کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ ابھی اگر میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں تو پھر اجلاس ملتوی ہو جائے گا لیکن میں ایسا نہیں کرنا چاہتا۔ آج جتنا بھی وقت میسر ہے ہمیں گنّے کے کاشتکاروں کے مسائل پر عام بحث کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خوراک! آپ شروع کریں۔ جو صاحبان اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔

وزیر خوراک (جناب بلال یسین): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ یہاں پر جتنے ممبران ہیں وہ اپنا interest show کریں گے اور ان کو زیادہ ٹائم مل جائے گا۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آپ وہ بات چھوڑیں۔ میں نے وہ بات سن لی ہے۔ میں تمام ممبران سے گزارش کروں گا کہ ذرا غور سے بات سنیں کیونکہ سب کے کام کی بات ہو رہی ہے۔ اگر گپ شپ لگانی ہے تو لابی موجود ہے وہاں تشریف لے جائیں۔

MINISTER FOR FOOD (Mr. Bilal Yasin): Mr Speaker! I move the general discussion on grievances of Sugar Cane growers.

کورم کی نشاندہی

جناب طارق محمود باجوہ: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: انہوں نے کورم کی نشاندہی کر دی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ بڑا افسوس ہے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورام پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پندرہ منٹ کے لئے اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر اجلاس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 11 بج کر 57 منٹ پر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس 29۔دسمبر 2014 بروز سوموار سہ پہر تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔